28واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 02 فروری 2021

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

کنگی بیماری سے گندم کو محفوظ بنانے کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

1018: محترمہ مومنہ وحید: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنگی ایک پھپھوندی کے ذریعے پھیلنے والی بیماری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندم کی فصل پر تین مختلف اقسام کی کنگی کی بیماریاں حملہ آور ہوتی ہیں۔

(ج) کنگی سے گندم کو محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔

(تاریخ وصولی 19 فروری 2020 تاریخ ترسیل 19 جون 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ کنگی (Rust) ایک پھپھوندی کے ذریعے پھیلنے والی بیماری ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ گندم کی فصل پر تین اقسام کی کنگی کا حملہ ہوتا ہے:

1۔ بھوری کنگی (Leaf Rust)

2۔ تنے کی کنگی یا سیاہ کنگی (Stem Rust)

3۔ زرد یا دھاری دار کنگی (Stripe Rust)

(ج) کنگی (Rust) سے گندم کو محفوظ بنانے کے لیے محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1۔ کنگی کے تدارک کے لیے سب سے موثر طریقہ کنگی کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی گندم کی اقسام کی کاشت ہے محکمہ زراعت کے تحقیقی اداروں کی تیار کردہ گندم کی نئی اقسام اُجالا-16، فتح جنگ۔16، اناج۔17، بارانی۔17 -،، فخر بھکر۔17، بھکر سٹار۔19 غازی۔19 اور اکبر۔19 کنگی کے خلاف قوت مدافعت کی حامل ہیں۔

2۔ محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف گاؤں کی سطح پر ٹریننگ اور سیمینارز منعقد کرواتا ہے جس میں بیماری سے متعلق آگاہی اور اس کی روک تھام کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔

3۔ بیماری کی صورت میں پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے نقصان کی حد معلوم کی جاتی ہے اور بیماری کی روک تھام کیلئے پھپھوندی کش زہروں کے سپرے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

4۔ پیسٹسیائیڈز ڈیلرز ٹریننگ میں ڈیلروں کو بیماری کے متعلق آگاہ کیا جاتا ہے اور روک تھام کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

شوگر کین ریسرچ اسٹیشن خانیوال کی نئی دریافت شدہ سرسوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

1138: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شوگر کین ریسرچ سٹیشن خانیوال نے خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں کی جیسی اہم اقسام دریافت کی ہیں؟

(ب) خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں کی کیا خصوصیات ہیں اور کیا یہ صرف رحیم یار خان میں ہی کاشت ہو سکتی ہیں۔

(تاریخ وصولی 10 اگست 2020 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں محکمہ زراعت حکومت پنجاب (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد کے ایک ذیلی ادارے آئل سیڈز ریسرچ اسٹیشن، خانپور نے دریافت کی ہیں۔

(ب) یہ اقسام نہ صرف صوبہ پنجاب بلکہ پاکستان بھر میں زیادہ پیداوار دینے میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتیں اور موجودہ موسمی حالات میں ہائبرڈ اور غیر ہائبرڈ کسی بھی قسم سے زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتیں ہیں۔

- # سپر رایا کی پیداواری صلاحیت 42 من فی ایکڑ ہے۔
- # خانپور رایا 35 من فی ایکڑ پیداوار دینے والی قسم ہے۔
- # روہی سرسوں 40 من سے زیادہ فی ایکڑ اور میٹھے ذائقہ کا تیل پیدا کرنے والی قسم ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ میں پختہ زرعی کھال بنانے اوران پر آنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1195: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 2018 سے 30 جون 2020 تک ضلع اوکاڑہ میں کتنے نئے کھال تعمیر کئے گئے اور یہ کس کس مواضع جات میں تعمیر کئے گئے ان کی لمبائی وچوڑائی کیا ہے اوران پر کتنے اخراجات آئے ہر کھال کی الگ تفصیل فراہم فرمائیں۔

(ب) مذکورہ کھال کی تعمیر / مرمت کا طریق کار کیا ہے اس میں گورنمنٹ کتنا پیسہ خرچ کرتی اور کسان کیا کیا خدمات سرانجام دیتا ہے تفصیل مہیا فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 15 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کی جانب سے مالی سال 2018 سے 30 جون 2020 تک ضلع اوکاڑہ میں 148 کھالا جات کی اصلاح و پختگی کی گئی جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں کھال کی تعمیر / مرمت کے طریق کار کی تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ کاشتکاروں کو کھالوں کی اصلاح کی ترغیب دے کر زیر اصلاح کھال پر ایک انجمن آبپاشاں تشکیل دیتا ہے جو کھال کے حصہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے جو انجمن آبپاشاں آرڈیننس ایکٹ مجریہ 1981 کے تحت رجسٹرڈ کی جاتی ہے۔

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ انجمن آبپاشاں کے تعاون سے متعلقہ کھال کا سروے مکمل کر کے تعمیری لاگت کا تخمینہ تیار کرتا ہے جس کی مشاورتی ادارہ تصدیق کرتا ہے جبکہ اس کی فنی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے۔

انجمن آبپاشاں متعلقہ ضلعی افسر (اصلاحِ آبپاشی) سے ایک تحریری معاہدہ پر دستخط کرتی ہے جس میں محکمہ اور کاشتکاروں کے مابین فرائض اور ذمے داریوں کا تعین درج ہوتا ہے۔

انجمن آبپاشاں سرکاری کھال کے پختہ کیے جانے والے حصہ کو چھوڑ کر بقیہ کھال کو گرا دیتی ہے اور کھال کے کناروں سے جملہ درخت جھاڑیاں، سرکنڈہ اور جڑیاں بوٹیاں صاف کر کے اسے محکمانہ معیار اور تصریحات کے مطابق از سر نو تعمیر کرتی ہے اور پختہ کھال کی تعمیر کے لیے بیڈ تیار کرتی ہے۔

کچے کھال کی محکمانہ معیار کے مطابق اصلاح کے بعد اس میں منظور شدہ جگہوں پر پختہ نکے نصب کیے جاتے ہیں اور پلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔ کھال کو ڈیزائن کے مطابق پی سی پی ایل ٹیکنالوجی کی مدد سے پختہ کیا جاتا ہے۔

شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا عملہ کھال کی تعمیر کے لیے فنی معاونت فراہم کرتا ہے۔

کھالا جات کے انتخاب کا طریقہ کار

فی الحال، کھالا جات کی اصلاح کیلئے درج ذیل طریقہ کار کو اپنایا گیا ہے:

ایسے کھالا جات جن کی پہلے اصلاح نہ کی گئی ہو یا ایسے کھالا جات جو 50 فیصد سے کم پختہ کیے گئے ہوں۔

کاشتکار انجمن اصلاحِ آبپاشاں تشکیل دینے اور لاگت کے اشتراک پر راضی ہوں۔

کھال کے حصہ داران پختگی کا کام شروع ہونے سے کھال کے کچے حصے کی دوبارہ تعمیر اور پختہ کھالا جات کی مرمت پر اتفاق کرتے ہوں۔

اصلاح کیے جانیوالے کھالا جات کے مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اترنے والے حصے منتخب کیے جاتے ہیں:

ہیڈ کا حصہ جہاں زیادہ سے زیادہ پانی کا بہاؤ ہو۔

اونچائی والے حصے جو رساؤ، کناروں کے اوپر سے بہاؤ کا شکار ہوں۔

گاؤں / سڑکوں میں سے گزرنے والے کھالاجات کا حصہ۔

ریتلی زمین سے گزرنے والے حصے لاگت کی تقسیم حکومت تعمیراتی سامان کی پوری قیمت مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ تکنیکی معاونت اور رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے جبکہ مستفید ہونے والے کاشتکار غیر / جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح کے لیے راج مزدوری ادا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں پہلے سے اصلاح شدہ کھال کی ضروری مرمت بھی کاشتکاروں کے ذمے ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

لاہور کے مضافات میں سبزیوں کے کھیتوں کو گندے پانی سے سیراب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1236: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور کے مضافات میں اگنے والی سبزیوں کے کھیتوں کو گندے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندے پانی سے اگنے والی سبزیاں مضر صحت ہیں۔

(ج) کیا محکمہ نے اس مسئلہ کے تدارک کے لیے کوئی مستقل حکمت عملی اپنائی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

(تاریخ وصولی 20 اکتوبر 2020 تاریخ ترسیل 21 دسمبر 2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف) جی ہاں! بدقسمتی سے شہر لاہور کے مضافات میں کچھ علاقوں میں کاشتکار اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کیلئے گندے نالوں کا پانی استعمال کررہے ہیں جن میں ہلوکی، گجومتہ، کچھوانہ بستی، ڈلو خورد، چندرائے، دیو ثانی، ہڈیارہ، نورپور، گاگا، کھرملیاں اور جھلیاں شامل ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) اس امر میں محکمہ زراعت کاشتکاروں کی رہنمائی کیلئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کو اس کے بارے میں رہنمائی فراہم کررہاہے۔ اس کے علاوہ عوام الناس کو بھی گندے پانی سے سیراب کردہ سبزیات کے استعمال سے متنبہ کررہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

رحیم یار خان میں پچھلے 5 سالوں میں کپاس کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

1262: جناب ممتاز علی: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کپاس کی پیداوار کتنی ہے پچھلے پانچ سال کی سالانہ پیداوار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) صوبہ اور خاص طور پر ضلع میں کپاس کی پیداوار اور کاشت بتدریج کم ہونے میں کون سے عوامل کارفرماہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ج)ان عوامل کے سدباب کے لئے حکومتی کوششوں اوراقدامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 20اکتوبر2020 تاریخ ترسیل21دسمبر2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کپاس کی پچھلے پانچ سال کی سالانہ پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کپاس پیداوار (گانٹھوں میں)
2019-20	8,24,930
2018-19	6,74,750
2017-18	6,11,500
2016-17	7,54,810
2015-16	7,43,660

(ب) کپاس کی پیداوار اور کاشت میں کمی کے عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

غیر متوقع موسمیاتی تبدیلیاں۔

کاشتکاروں کا دوسری فصلات مثلاً چاول، مکئی اور کماد کاشت کرنے کا رجحان۔

کپاس کی کاشت کیلئے اخراجات میں اضافہ۔

بیج کے اُگاؤ میں کمی۔

کپاس کی غیر منظور شدہ اقسام کی کاشت۔

کپاس کی فصل پر کیڑوں، خصوصاً سفید مکھی اور گلابی سنڈی کا حملہ۔

زرعی ادویات میں نئی کیمسٹری کی عدم دستیابی۔

کپاس کی امدادی قیمت کا نہ ہونا۔

(ج) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی پیداوار بڑھانے کیلئے کیے جانے والے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

حکومت پنجاب پچھلے دو سالوں سے کپاس کا بیج -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی پر فراہم کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت نے پچھلے سال کرونا وائرس پیکیج کے تحت پنجاب اور سندھ کیلئے -/150 روپے فی کلو سبسڈی پر 20 لاکھ ایکڑ کیلئے کپاس کا بیج مہیا کرنا تھا جس

کیلئے 2.3 بلین روپے فنڈ مختص کیا گیا۔ لیکن فنڈز کے دیر سے جاری ہونے کی وجہ سے بیج نہ دیا گیا لیکن وہ اس سال دیئے جانے کا امکان ہے۔

سفید مکھی اور گلابی سنڈی کے موثر انسداد کے لیے آف سیزن مہم چلائی جارہی ہے۔

مختلف قسم کی فاسفورسی اور پوٹاش والی کھادوں پر -/200 روپے سے -/800 روپے فی بوری سبسڈی دی جارہی ہے۔

وفاقی حکومت کے منصوبہ کے تحت گلابی سنڈی کے انسداد کیلئے کاشتکاروں کو اس سال ڈیرھ لاکھ ایکڑ پر پی بی روپس کیلئے -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی دی جارہی ہے۔ یہ منصوبہ دو سال کیلئے ہے اور اس کی کل لاگت 592.7298 ملین روپے ہے۔

وفاقی حکومت کی مدد سے کاشتکاروں کو سفید مکھی کے انسداد کیلئے کیڑے مار ادویات پر -/300 روپے فی پیک (4 سپرے فی ایکڑ تک) سبسڈی دی جارہی ہے جس کیلئے 300 ملین روپے فنڈ وصول ہو گیا ہے۔

موسمی حالات کی مطابقت رکھنے والی اقسام کی تیاری جاری ہے۔

سی پیک منصوبہ کے تحت ملتان میں جدید لیبارٹری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

گندم کے بیج کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

1272: محترمہ مہوش سلطانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گندم کے بیج کی ٹوٹل کتنی اقسام ہیں؟

(ب) کتنے ٹائم کے بعد نیا بیج تیار کیا جاتا ہے۔

(ج) بارانی علاقوں کے لیے گندم کے کتنے بیج ہیں انکی اقسام اور Speciality سمیت مکمل تفصیلات بتائیں۔

(تاریخ وصولی 3 دسمبر 2020 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) اور اس کے ذیلی اداروں نے اپنے قیام سے اب تک گندم کی 86 اقسام متعارف کروائی ہیں جبکہ سال 21-2020 کے دوران گندم کے بیج کی 16 اقسام نہری اور 7 اقسام بارانی علاقہ جات میں کاشت کے لئے محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے سفارش کی گئی ہیں۔

(ب) نئے بیج کی تیاری ایک مستقل عمل ہے ایک نئی قسم کو تیار کرنے میں اوسطاً 10 سے 12 سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ تقریباً ہر سال ایک سے دو نئی اقسام تیار ہو جاتی ہیں۔

(ج) ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی اداروں نے اپنے قیام سے لے کر اب تک بارانی علاقوں کے لئے کئی پاپولر گندم کی اقسام تیار کی ہیں جن میں چکوال 50، دھرابی 11، فتح جنگ 16، احسان 16، بارانی 17، فخر بھکر 2017 اور بھکر 2019 قابل ذکر ہیں یہ اقسام زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ موسمی حالات، بیماریوں (Rust) خشکی اور گرمی کے خلاف بھی بہترین قوت مدافعت کی حامل ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

سبزی منڈی کاچھا کوٹ لکھپت لاہور میں کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1275: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سبزی منڈی کاچھا / کوٹ لکھپت لاہور 2018 تا 2020 میں اب تک کتنے کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کا اجراء کیا گیا ہے؟

(ب) سبزی منڈی میں کمیشن ایجنٹس کو لائسنس کا اجراء کون کرتا ہے اور اس کے اجراء کے لئے کیا طریق کار ہے۔

(ج) سبزی منڈیوں کے لئے لائسنس کے اجراء پر کب سے پابندی عائد ہے۔ حکومت کب سے دوبارہ لائسنس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 3 دسمبر 2020 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سال 2018 تا 2020 مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت (کاچھا منڈی) نے کسی بھی نئے کمیشن ایجنٹ کو لائسنس جاری نہ کیا ہے کیونکہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے سال 2010 سے نئے لائسنس بنانے اور پرانے لائسنس تجدید کرنے پر مکمل پابندی ہے۔

(ب) سبزی و پھل منڈی میں کسی بھی شخص کو نیا لائسنس جاری کرنے کا اختیار چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی کے پاس ہوتا ہے۔ نئے لائسنس کے اجراء کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ لائسنس بنوانے والا شخص چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کے نام نئے لائسنس کی بابت درخواست دیتا ہے جس پر درخواست دہندہ کو فارم "الف" (A) جاری کیا جاتا ہے جس پر درخواست دہندہ اپنے مکمل کوائف درج کرتا ہے اور اپنی تمام دستاویزات ساتھ لف کرتا ہے جس کی تصدیق متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کے اہلکار سے کروائی جاتی ہے اس کے بعد سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی متعلقہ اہلکار سے تصدیق شدہ کوائف کی دوبارہ تصدیق کرتا ہے۔ تمام کارروائی مکمل کرنے کے بعد چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر اپنے دستخطوں سے لائسنس بک جاری کرتا ہے۔

(ج) سبزی منڈیوں کیلئے لائسنس کے اجراء پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ صرف مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت کے تحت کاچھا منڈی میں نئے لائسنسوں کے اجراء پر پابندی ہے۔ محکمہ زراعت حکومت پنجاب کی طرف سے بذریعہ آرڈر نمبری SO(E)7-28/2005 مورخہ 30 دسمبر 2010 سے نئے لائسنس بنانے اور پرانے لائسنس تجدید کرنے پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

لاہور سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں ملازمین کی تعیناتی اور ڈیلی ویجز/ورک چارج ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1276: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں گزشتہ تین سال کے عرصہ میں کتنے سرکاری ملازمین تعینات ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں نام اور عہدہ کے ساتھ؟

(ب) سبزی منڈی کوٹ لکھپت، کاچھا میں کتنے ملازمین کو دو سال کے دوران ڈیلی ویجز/ورک چارج پر تعینات کیا گیا ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جن ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کیا گیا ہے وہ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کی سفارش پر تعینات ہوئے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے چیئرمین کی تعیناتی کے لئے کیا Critaria بنایا ہوا ہے موجودہ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت/کاچھا کتنے عرصہ سے تعینات ہے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 3 دسمبر 2020 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت/کاچھا میں کل 39 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ پچھلے تین سالوں سے 35 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سبزی و پھل منڈی کاچھا لاہور میں سال 20-2019 میں 60 اور 21-2020 میں 70 ڈیلی ویجز/ورک چارج ملازمین تعینات کیے گئے ہیں۔ ڈیلی ویجز/ورک چارج ملازمین کے آرڈر 89 دنوں کیلئے کئے جاتے ہیں جو سبزی و پھل منڈی میں صفائی، ستھرائی و دیگر امور کیلئے تعینات کئے جاتے ہیں۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ چیئرمین کی سفارش پر ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کیا جاتا ہے بلکہ بمطابق ضرورت منظور شدہ بجٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے چیئرمین اور سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی باہمی مشاورت سے ڈیلی ویجز ملازمین کو تعینات کرتے ہیں۔

(د) صوبہ پنجاب میں مارکیٹ کمیٹی کی تشکیل زیر دفعہ B-15 پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ 2018 ترمیم شدہ 2020 کے تحت ہوتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی 13 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نوعیت ممبر	تعداد	تجویز کنندہ
1	کاشتکار (06)	02 01 01 02	i۔ متعلقہ لوکل گورنمنٹ ii۔ متعلقہ ڈپٹی کمشنر iii۔ متعلقہ ڈویژنل چیمبر آف کامرس وانڈسٹری iv۔ پامرا

2	کمیشن ایجنٹ	02	متعلقہ انجمن آڑھتیان
3	پھڑیا	01	متعلقہ ہول سیلرل ایسوسی ایشن
4	مارکیٹ ورکر	01	متعلقہ مارکیٹ کمیٹی
5	صارف	01	متعلقہ ضلعی کنزیومر پروٹیکشن کونسل
6	متعلقہ ضلع کا ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (معاشیات وتجارت) یازراعت افسر (معاشیات وتجارت)	01	-
7	متعلقہ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی	01	-
	ٹوٹل	13	

ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (معاشیات وتجارت) متعلقہ اداروں سے نامزدگیاں حاصل کرکے ڈائریکٹر زراعت (معاشیات و تجارت) پنجاب کو بھیجتا ہے جو اسے ڈی جی پامرا (PAMRA) کو بھیجتا ہے اور ڈی جی پامرا چیئرمین پامرا سے اس کی منظوری حاصل کرنے کے بعد اس کا نوٹیفیکیشن جاری کرتے ہیں۔ ممبران کے نوٹیفکیشن کے بعد متعلقہ ڈپٹی کمشنر بذریعہ الیکشن چیئرمین اور وائس چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کا چناؤ کرواتا ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کا چیئرمین اور وائس چیئرمین بننے کیلئے ممبر کا کاشتکار اور میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ جناب فیاض حسین بھٹی چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کا چھا 2020-03-16 کو منتخب ہوئے اور اپنے عہدہ پر گزشتہ 10 ماہ سے کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

لاہور — محمد خان بھٹی

مورخہ یکم فروری 2021 — سیکرٹری

28واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 02 فروری 2021

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

بروز جمعتہ المبارک 9 اکتوبر 2020 کے ایجنڈا سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2677: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں۔

(ہ) اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات کی تفصیل (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیچنگ ریسرچ اور ایڈمنسٹریٹو سٹاف	888
نان ٹیچنگ سٹاف	1655
ٹوٹل	2543

(ب) کل 2543 افراد بھرتی ہوئے جن میں سے 394 افراد بغیر اشتہار کے بھرتی ہوئے۔

(ج)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی اسامیوں پر تقرریاں سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر سنڈیکیٹ کی منظوری سے کی جاتی ہیں جبکہ گریڈ 1 تا 16 تک وائس چانسلر صاحب سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر رکھتے ہیں جس کی تفصیل (Appendix-1) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی ہدایت پر درج ذیل 2 افسران پر مشتمل ایک کمیٹی فروری 2018 میں تشکیل دی تھی۔

1۔ مسٹر قیصر فاروق، ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن-II محکمہ زراعت (سربراہ کمیٹی)

2۔ ناصر علی خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) نے ایک کیس میں خلاف ضابطہ بھرتیوں میں ملوث ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارشات دی تھیں۔

(ہ) اس سلسلہ میں تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) کی رپورٹ برائے تفتیش (انکوائری) چانسلر صاحب کو بھجوائی جاچکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

بروز جمعتہ المبارک 9 اکتوبر 2020 کے ایجنڈا سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام اور ان میں بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2678: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں سالانہ کتنی گرانٹ وصول ہوئی تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ب)ان سالوں کے دوران یونیورسٹی ہذا میں Development کا جو کام ہوا اس کی تفصیلات مع لاگت بتائیں۔

(ج)ان ڈویلپمنٹ کا اشتہار کس کس اخبار میں دیا گیا۔

(د)کس کس کمپنی کو ٹینڈر کتنی مالیت میں دیا گیا۔

(ہ)کیا ان ٹینڈرز اور کاموں کی تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کروائی گئی تھی۔

(و)تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کی رپورٹ فراہم کریں۔

(ز)اگر ڈویلپمنٹ کے کاموں میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو ان کی تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 جون 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وائس چانسلر ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں وصول شدہ گرانٹ کی سال وائز تفصیلات (Appendix-1) میں دی گئیں ہیں جس کی کل مالیت 13736.923 ملین روپے بنتی ہے۔

(ب)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام کی تفصیلات مع لاگت (Appendix-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ڈویلپمنٹ کا اشتہار اور اس کی تفصیل (Appendix-3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ڈویلپمنٹ کے کام کرنے والی کمپنیوں اور ٹینڈر کی مالیت سے متعلقہ تفصیلات (Appendix-4) میں دی گئی ہیں۔

(ہ) کل ٹینڈرز:	146
کام جس میں تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کروائی گئی:	33

کام جس میں تھرڈ پارٹی ویری فکیشن نہیں کروائی گئی: 113

اس کی تفصیل (Appendix-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کی رپورٹ (Appendix-5) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) آڈٹ اور اینٹی کرپشن نے Procedural Lapses کی نشاندہی کی تھی۔ ان کی کل مالیت 1090.990 ملین روپے بنتی ہے جس کی تفصیل (Appendix-6) میں دی گئی ہے اور جن کی موجودہ صورت حال (Appendix-7) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

بروز جمعتہ المبارک 9 اکتوبر 2020 کے ایجنڈا سے جواب موصول نہ ہونے کی بناء پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے لیے گاڑیوں کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

*2682: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ V.C ڈاکٹر اقرار کے دور میں کتنی گاڑیاں خرید کی گئی ان گاڑیوں کی قیمت خرید گاڑی وائز بتائیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے خرید کے لیے کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ان کی نقل فراہم کریں۔

(ج) ان گاڑیوں کی فراہمی کے لیے کس کس پارٹی نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان پارٹیوں کے نام اور ٹینڈر کی رقم پارٹی وائز بتائیں۔

(د) کس کس پارٹی کو گاڑیوں کی فراہمی کا ٹینڈر دیا گیا۔

(ہ) کیا ان گاڑیوں کی Verification تھرڈ پارٹی سے ہوئی۔

(و) ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن کیسی ہے۔

(تاریخ وصولی 25 جون 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی کے دور میں کل 31 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد Procurement Rules 2014 کے Chapter-VIII,59(c)(vii) کے تحت گاڑیوں کی خرید کے لیے اخبارات میں ٹینڈر کی ضرورت نہ ہے۔

(ج)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد Procurement Rules 2014 کے Chapter-VIII,59(c)(vii) کے تحت گاڑیوں کی خرید کے لیے اخبارات میں ٹینڈر کی ضرورت نہ ہے۔

(د) یہ تمام گاڑیاں براہ راست صرف ٹیوٹا، ہینو پاک اور سوزوکی کمپنیوں سے خریدی گئی ہیں۔

(ہ)زرعی یونیورسٹی Procurement Rules 2014 کے تحت کمپنی ریٹس پر خریداری کے لیے تھرڈ پارٹی ویریفکیشن کی ضرورت نہ ہے۔

(و)ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن بہت اچھی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

بروز جمعتہ المبارک 9 اکتوبر 2020 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

صوبہ میں جعلی ادویات اور کھادوں کی روک تھام کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4083: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت کے جعلی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے شعبہ اور ٹاسک فورس کے ملازمین نے سال 2018 اور 2019 میں ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان میں کتنی جعلی

اور غیر معیاری زرعی ادویات و کھادوں کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کیا کیا کارروائی کی ضلع وائز الگ الگ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ب) ان میں سے کتنے لوگوں / مجرموں کو سزا ہوئی اور کتنے ملزمان کے کیسز عدالت میں زیر سماعت ہیں سال وائز اور ضلع وائز تفصیلات بتائی جائے۔

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 5 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راجن پور اور ضلع رحیم یار خان میں کھادوں کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	نمونہ جات برائے تجزیہ	معیاری نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر رجسٹرڈ	جعلی کھاد برآمد
2018	راجن پور	240	239	1	1	-
2019	راجن پور	232	215	17	17	-
2018	رحیم یار خان	359	336	23	23	-
2019	رحیم یار خان	344	327	17	17	750 بوری

ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں زرعی ادویات کے فروخت کنندہ کاروباری حضرات کے خلاف کارروائی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	نمونہ جات برائے تجزیہ	معیاری نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	تعداد چھاپہ جات	مالیت زرعی ادویات جو پکڑی گئیں	ایف آئی آر رجسٹرڈ	ایف آئی آر جو سٹے آرڈر کی وجہ سے درج نہ ہو سکی
2018	راجن پور	368	355	13	5	4 لاکھ 45 ہزار روپے	12	6

2019	راجن پور	401	397	4	13	14لاکھ18ہزار روپے	15	2
2018	رحیم یار خان	539	528	11	7	18لاکھ روپے	8	10
2019	رحیم یار خان	556	542	14	7	1کروڑ55لاکھ روپے	11	10

(ب) ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں غیر معیاری کھادوں کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	ایف آئی آر رجسٹرڈ	فیصلہ	جرمانہ / سزا	زیر سماعت عدالت
2018	راجن پور	1	-	-	1
2019	راجن پور	17	3	بالترتیب 63ہزار، 45ہزار اور 5ہزار روپے جرمانہ 4مقدمات میں ملزمان بری	14
2018	رحیم یار خان	23	4	4مقدمات میں ملزمان بری	19
2019	رحیم یار خان	17	-	-	17

ضلع راجن پور اور رحیم یار خان میں غیر معیاری زرعی ادویات کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ضلع	ایف آئی آر رجسٹرڈ	فیصلہ	جرمانہ / سزا	زیر سماعت عدالت
2018	راجن پور	12	6	5مقدمات میں کل -/185000روپے جرمانہ جبکہ 1مقدمہ میں ملزم بری	6
2019	راجن پور	15	1	جرمانہ 20ہزار روپے	14
2018	رحیم یار خان	8	1	جرمانہ 10ہزار روپے	7
2019	رحیم یار خان	11	1	جرمانہ 30ہزار روپے	10

(تاریخ جواب وصولی 7ستمبر 2020)

بروز جمعتہ المبارک 9اکتوبر 2020 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

رحیم یار خان شہر میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و طریقہ کار سے متعلقہ تفصیلات

*4087:سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان سٹی میں کتنی سبزی اور فروٹ منڈیاں کس حال، کس جگہ اور کس طریقہ کے تحت پر چل رہی ہیں تفصیلات بتائی جائے؟

(ب) ان کی دیکھ بھال، دکانات کی آکشن منڈی کے مسائل اور کاروبار کی موجودہ صورت حال کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔ نیز حکومت ان کی بہتری کے لیے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 5 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل رحیم یار خان میں ایک سبزی و پھل منڈی شہباز پور روڈ پر واقع ہے جو کہ میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کی ملکیت ہے جو دکانات کی آکشن والاٹمنٹ کی ذمہ دار ہے تاہم منڈی کے جُملہ انتظامی امور کی دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان کرتی ہے۔ پنجاب اسمبلی نے حال ہی میں پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ (پیمرا ایکٹ) کی منظوری دی ہے اور اب اس ایکٹ کے جملہ رولز بنائے جا رہے ہیں اس لیے مذکورہ منڈی فی الحال پنجاب ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹ (جنرل) رولز 1979 کے تحت ہی چل رہی ہے۔

(ب)منڈی کی دیکھ بھال اور آکشن کے حوالے سے جواب جز "الف" میں دے دیا گیا ہے۔ منڈی کے مسائل کے حوالے سے موجودہ منڈی چھوٹی ہونے کی وجہ سے کاروبار کے لیے ناکافی ہے۔ اس بناء پر بہتری کے لیے مارکیٹ کمیٹی رحیم یار خان نے نئی سبزی و پھل منڈی کے لیے اراضی رقبہ 14 ایکڑ 3 کنال 9 مرلہ واقع نیو سبزی منڈی موضع کوٹ کموں شاہ، رحیم یار خان خرید کیا جس کا قبضہ حاصل کر لیا گیا ہے اور تعمیر کیلئے محکمانہ کارروائی جاری ہے۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

بروز جمعتہ المبارک 9 اکتوبر 2020 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

جنوبی پنجاب میں جعلی زرعی ادویات کی ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*4273: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں محکمہ زراعت کی ملی بھگت سے جعلی زرعی ادویات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت کا اس معاملہ میں کیا چیک اینڈ بیلینس ہے۔

(تاریخ وصولی 28 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 18 مارچ 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کاشتکاروں کو کوالٹی زرعی زہریں فراہم کرنا حکومت وقت کی بنیادی ذمہ داری ہے اور اس مقصد کے حصول کیلئے محکمہ زراعت شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کے تحصیل اور ضلعی سطح پر پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

یہ پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز زرعی ادویات کی دکانوں سے نمونہ جات حاصل کرکے ان کی تصدیق کیلئے لیبارٹری بھجواتے ہیں اور ناقص اور غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔ اسی طرح غیر معیاری / جعلی زرعی ادویات کی تیاری میں ملوث فیکٹریوں پر خفیہ چھاپہ جات مارے جاتے ہیں جن میں نہ صرف جعلی زرعی ادویات کو موقع پر قبضہ میں لیا جاتا ہے بلکہ ان کی تیاری میں ملوث ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے مقدمات بھی درج کروائے جاتے ہیں۔

جنوبی پنجاب کے 14 اضلاع کی اس ضمن میں سال 2019 اور سال 2020 کی کارکردگی درج ذیل ہے۔

سال	تعداد نمونہ جات	غیر معیاری نمونہ جات	ایف آئی آر رجسٹرڈ	گرفتار ملزمان	تعداد چھاپے	مقدار / وزن ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات	مالیت ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات
2019	5671	165	156	70	131	2,16,652 کلوگرام اور 26,938 لیٹر	11,39,71,073/- روپے
2020 (اگست)	3548	119	132	126	126	30,778 کلوگرام اور 12,775 لیٹر	7,24,74,678/- روپے

مزید برآں سال 2019 اور 2020 میں اب تک 27 جعلی کمپنیاں، 10 فیکٹریاں (جہاں پر جعلی زرعی زہریں بنائی جاتی تھی) اور 2 لاکھ 37 ہزار جعلی لیبل کو پکڑا گیا اور قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اب تک 71 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں جن میں عدالت نے 12 ملزمان کو 2 سال تک کی جیل کی سزائیں سنائی ہیں اور کل -/18,83,000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے اس ضمن میں صوبائی سطح پر ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے چیئرمین ایڈیشنل سیکرٹری زراعت ہیں جبکہ ضلعی سطح پر ٹاسک فورس کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ہیں جن کے چیئرمین ڈپٹی کمشنرز اور ممبران میں محکمہ زراعت، پولیس، پراسیکیوشن، کاشتکاروں، زرعی ادویات کی کمپنیوں اور ڈیلروں کے نمائندے شامل ہیں اور یہ ٹاسک فورس کمیٹیاں ہر ماہ زرعی انسپکٹرز اور دیگر محکموں کی کارکردگی کا جائزہ لیتی

ہیں۔ مزید بر آں ٹاسک فورس کی ہیلپ لائن کا موبائل نمبر تمام سرکاری دفاتر، زرعی ادویات و کھادوں کی دکانوں اور دیگر نمایاں جگہوں پر واضح طور پر بذریعہ پینا فلیکس آویزاں کیا گیا ہے جس پر کی گئی شکایت پر فوری کاروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

بروز جمعتہ المبارک 9 اکتوبر 2020 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

جنوبی پنجاب میں کپاس کی پیداوار کے متاثر ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*4275: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی ہے؟

(ب) اس حوالے سے حکومت نے کوئی واضح پالیسی دی ہے یا نہیں۔

(تاریخ وصولی 28 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں کپاس کی کاشت کے علاقوں میں گنے کی کاشت کی وجہ سے کپاس کی پیداوار متاثر ہوئی ہے کماد کی آبپاشی کے لیے درکار پانی کے زیادہ استعمال سے ہوا کی نمی میں اضافہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے کپاس پر نقصان دہ کیڑے مکوڑوں کا حملہ بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ کپاس کو صرف گرم اور خشک آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے ان جملہ عوامل نے کپاس کی پیداوار کو متاثر کیا ہے

۔

(ب) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی طرف سے کپاس کی فصل کو فروغ دینے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جارہے ہیں:

1 پنجاب حکومت نے کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لیے بیج پر 2لاکھ ایکڑ رقبہ پر -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ سہولت پچھلے سال بھی میسر تھی۔

2 کپاس پر تحقیق میں بہتری کے لیے جدید سہولیات سے آراستہ ایک تحقیقی ادارہ برائے کپاس ملتان میں قائم کیا جارہا ہے جس پر کل -/320.363 ملین روپے لاگت آئے گی۔

3 کپاس کا بیج پیدا کرنے کے لیے ایک ریسرچ اسٹیشن ضلع راجن پور میں تعمیر کیا جارہا ہے جس پر کل -/175.350 ملین روپے لاگت آئے گی۔

4 کپاس کی فصل پر سفید مکھی کے موثر تدارک کیلئے وفاقی حکومت کے اشتراک سے زرعی زہروں پر سبسڈی کیلئے 4.4 بلین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(تاریخ جواب وصولی 7 ستمبر 2020)

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے تحت چلنے والے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4106: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ہذا کے کس کس شعبہ جات کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(ب) ضلع میں کون کون سے زرعی آلات پر کتنے کسانوں کو سبسڈی دی گئی۔

(ج) سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا اور مزید کتنے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے اور مقصد ہذا کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی 10 جنوری 2020 تاریخ ترسیل 7 مارچ 2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ہذا کے درج ذیل منصوبہ جات جاری ہیں۔

شعبہ	جاری منصوبہ جات
1۔توسیع	1۔ایکسٹینشن سروس O.2(سائل سمپلنگ،واٹر سیمپلنگ،کسان رجسٹریشن) 2۔گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ڈی پلاٹ گندم، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی زرعی آلات گندم، جپسم کی رعائتی قیمت پر فراہمی) 3۔کماد کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ڈی پلاٹ کماد،زرعی آلات کماد) 4۔قومی پروگرام برائے تیل دار اجناس(ڈی پلاٹ سورج مکھی، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی)
2۔ریسرچ	1۔ایکسٹینشن سروسز O.2 2۔ Commissioned Research for Development of Cotton Seed
3۔اصلاح آبپاشی	1۔پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ 2۔قومی منصوبہ برائے اصلاحِ کھالاجات (فیز-II) پنجاب 3۔منافع بخش زراعت کے فروغ کے لیے ڈرپ / سپرنکلر نظامِ آبپاشی چلانے کے لیے سولر سسٹم کی تنصیب
4۔کراپ	پنجاب فصل بیمہ (تکافل) پروگرام

رپورٹنگ سروس	

(ب)ضلع میں گندم اور کماد کی پیداوار بڑھانے کیلئے اس سال مندرجہ ذیل زرعی آلات سبسڈی پر دیئے جارہے ہیں۔

نام زرعی آلات (0٪ سبسڈی)	مختص تعداد	نام زرعی آلات (50٪ سبسڈی)	مختص تعداد
1۔زیرو ٹیلج ڈرل	17	6۔چیزل ہل	83
2۔ڈرائی سوئنگ ڈرل	28	7۔شوگر کین پلانٹر	42
3۔وتر سوئنگ ڈرل	10	8۔گرینولر پیسٹی سائیڈ ایپلیکیٹر	07
4۔ویٹ بیڈ پلانٹر	05	9۔شوگر کین ریجر	42
5۔سلیشر	05		

مزید برآں شعبہ اصلاح آبپاشی کی جانب سے سال 20-2019 میں 75 کاشتکاروں کو لیزر لینڈ لیولرز سبسڈی پر مہیا کیے جارہے ہیں۔

(ج)سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران 236 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا اور موجودہ مالی سال 20-2019 میں مزید 250 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا پروگرام ہے اور مقصد ہذا کے لیے 30 کروڑ 70 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ میں سورج مکھی کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*4356: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سال 2018 اور 2019 میں صوبہ بھر میں کتنے ایکڑ پر سورج مکھی کی پیداوار ہوئی؟

(ب)ان سالوں کے دوران کتنی رقم سورج مکھی کے کاشتکاروں کو سبسڈی کے طور پر دی گئی۔

(ج)ان دو سالوں کے دوران سورج مکھی صوبہ کے کن کن اضلاع میں کاشت ہوئی ضلع وائز کتنے ایکڑ رقبہ پر یہ کاشت ہوا اور کتنے کاشتکاروں نے کاشت کیا تفصیل ضلع وائز فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 10 فروری 2020 تاریخ ترسیل 20 مئی 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں سورج مکھی کی پیداوار 90512 (نوے ہزار پانچ سو بارہ) ایکڑ پر ہوئی جبکہ گزشتہ سال 19-2018 میں اس کی پیداوار 73934 (تہتر ہزار نو سو چونتیس) ایکڑ پر ہوئی تھی۔

(ب)سورج مکھی کی فصل کے لیے کاشتکاروں کو -/5000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے سبسڈی دی جا رہی ہے۔ سال 19-2018 میں 63 ہزار ایکڑ کیلئے 31 کروڑ 50 لاکھ روپے سبسڈی دی گئی جبکہ 20-2019 میں 84 ہزار ایکڑ کیلئے ابھی تک 32 کروڑ 50 لاکھ روپے سبسڈی دی جا چکی ہے جو کہ جاری ہے۔

(ج)جواب دو سالوں کے دوران سورج مکھی کے کاشتہ رقبہ کی ضلع وائز تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

اوکاڑہ: مارکیٹ کمیٹی بصیر پور اور منڈی احمد آباد کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4867: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور اور مارکیٹ کمیٹی منڈی احمد آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کو ختم کر کے ان دونوں مارکیٹ کمیٹیوں کو حجرہ شاہ مقیم تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ضم کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ قیام پاکستان سے پہلے کی موجود تھی اور اس سے علاقہ کے لوگ تاجر اور کاشتکار مستفید ہو رہے تھے مذکورہ کمیٹیوں کو حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مارکیٹ کمیٹیوں کو ختم کرنے کی وجہ سے عوام الناس کو مطلوبہ سہولیات حاصل کرنے کے لئے چالیس سے پچاس کلومیٹر دور کا سفر کرنا پڑتا ہے۔

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مارکیٹ کمیٹیوں کو دوبارہ فعال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 20 مئی 2020 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کو ختم کر کے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا گیا ہے تاہم مارکیٹ کمیٹی منڈی احمد آباد کا وجود پہلے تھا اور نہ ہی اب ہے۔ مزید بر آں سبزی منڈی احمد آباد جو کہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کے تابع تھی وہ اب مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم کے زیر کنٹرول پہلے کی طرح اپنا کام کر رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ مارکیٹ کمیٹی بصیرپور کا قیام 1989 کو عمل میں آیا۔ پنجاب ایگریکلچر مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی (PAMRA) ایکٹ 2018 کی دفعہ 30 کے تحت مارکیٹ کمیٹیز

(اسٹیبلشمنٹ و کانسٹیٹیوشن) ریگولیشنز 2019 مورخہ 2019-12-06 کو جاری کیے گئے جس کی شق 2(1) کے مطابق پنجاب بھر کی مارکیٹ کمیٹیز کو ان کی تھروپٹ (آمدہ مال) کے مطابق تین کلاسز میں تقسیم کیا گیا۔ سالانہ 125,000 ٹن یا اس سے زیادہ تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو A کلاس، 75000 ٹن سے لے کر 125,000 ٹن تک سرکاری منڈیوں کو B کلاس اور 75000 ٹن سے کم تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو C کلاس میں رکھا گیا۔ اس کے مدنظر صوبہ پنجاب کی نئی مارکیٹ کمیٹیوں کا قیام موجودہ سرکاری منڈیوں کی سالانہ اوسط تھروپٹ کی بنیاد پر بذریعہ نوٹیفیکیشن مورخہ 2020-01-01 عمل میں لایا گیا۔ مذکورہ ریگولیشنز کی ذیلی شق (2)2 کے مطابق اتھارٹی سالانہ اوسط 75000 ٹن سے کم تھروپٹ والی سرکاری منڈیوں کو دوسری مارکیٹ کمیٹیز کے ساتھ ضم کر سکتی ہے۔

مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کا تھروپٹ 30,000 ٹن تھا۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے ذمہ بیالیس لاکھ (4,200,000/-) روپے سے زائد کے واجبات ہیں جو مارکیٹ کمیٹی بصیر پور نے اپنے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن و گریجویٹی، فیملی پنشن، 10% حصہ گورنمنٹ اور دوسری مارکیٹ کمیٹیز کے حصہ پنشن و گریجویٹی کی مد میں ادا کرنے ہیں جبکہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے پاس ماسوائے غلہ منڈی بصیر پور کے کوئی آمدن کا ذریعہ نہ ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے کمزور مالی حالات کی وجہ سے اتھارٹی نے اسے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا ہے کیونکہ مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم کے پاس سرکاری نوٹیفائیڈ غلہ منڈی موجود ہے جو کہ 36 کنال 16 مرلہ رقبہ پر محیط ہے اور نقشہ کے مطابق کل 60 آکشن پلاٹس برائے کمیشن ایجنٹس سبزی و پھل اور غلہ منڈی موجود ہیں جن کی نیلامی مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم نے کرنی ہے اور اس سے تقریباً 25 کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے جس سے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم نہ صرف اپنی مالی ضروریات بلکہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کے ذمہ واجبات ادا کرنے کے قابل ہو گی۔

(ج) درست نہ ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے ان کی متعلقہ منڈیوں میں کوئی فرق نہ پڑا ہے اور وہ اپنی سہولیات حسب معمول دے رہی ہیں۔ ان منڈیوں میں مارکیٹ

کمیٹی کا سب آفس موجود ہے جو منڈیوں کے انتظام کو یقینی بناتا ہے نیز یہ کہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں کوئی جگہ سرکاری سبزی و پھل منڈی کیلئے مختص نہ ہے لیکن وہاں کے کاشتکاروں کو اپنی اجناس کی فروخت کے سلسلے میں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہے کیونکہ ان علاقوں کے گردونواح میں 20 سے 22 کلو میٹر کے فاصلے پر بمقام حجرہ شاہ مقیم، دیپالپور اور حویلی لکھا میں سرکاری سبزی و پھل منڈیاں موجود ہیں جہاں وہ اپنی اجناس لے جاکر فروخت کرسکتے ہیں۔

(د) حکومت فی الحال ضم شدہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو درج بالا وجوہات کی بنا پر فعال کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

محکمہ زراعت کی جانب سے مسور کی دال کے لیے سفارش کردہ بیج سے متعلقہ تفصیلات

*4906: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھکر، راجن پور، مظفر گڑھ، جھنگ، سمندری، بہاولپور، گجرات، اور فیصل آباد میں مسور کی کاشت 15 نومبر تک ہو سکتی ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے کونسے علاقے مسور کی کاشت کے لیے موزوں ہیں اور محکمہ مسور کی دال کو فروغ دینے کے لیے اقدامات اٹھا رہا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت نے مسور کاشت کرنے کے لیے کون کون سے بیج کی سفارش کی ہے نیز مسور کی دال کے کاشتکاروں کو محکمہ زراعت کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی 3 جون 2020 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) درست ہے۔

(ب) زیادہ بارش والے بارانی علاقوں اور نہری علاقوں کے اضلاع راولپنڈی، اٹک، جہلم، چکوال، سرگودھا، میانوالی، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، گجرات، جھنگ، چنیوٹ، مظفرگڑھ، راجن پور اور لیہ مسور کی کاشت کیلئے موزوں ہیں تاہم کلراٹھی اور سیم زدہ زمین مسور کی کاشت کیلئے موزوں نہیں ہے۔

اقدامات:

محکمہ زراعت کا فیلڈ سٹاف گاؤں کی سطح پر دالوں کے فروغ کے لیے تربیتی پروگرامز منعقد کرتا ہے جس میں کاشتکاروں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے بارے میں رہنمائی کی جاتی ہے۔

زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل مسور کی 6 اقسام (مسور85-، مسور93-، پنجاب مسور2009-، چکوال مسور2010-، پنجاب مسور2019- اور پنجاب مسور2020-) منظور کروائیں۔

محکمہ کاشتکاروں کی سہولت کیلئے اپنی منظور شدہ اقسام اور ان کی بہتر پیداواری ٹیکنالوجی کے نمائشی پلاٹ ان کے علاقوں میں لگانے کا اہتمام کرتا ہے۔

مسور کے زیر کاشت رقبے میں کمی اور ان کے ملکی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ستمبر کاشتہ گنے کی فصل میں مسور کی مخلوط کاشت کی پیداواری ٹیکنالوجی بھی متعارف کرائی گئی۔

(ج) محکمہ زراعت نے مسور کی کاشت کیلئے مسور کی اقسام پنجاب مسور2009-، مرکز2009-، پنجاب مسور2006-، پنجاب مسور2002-، مسور93-، پنجاب مسور2019-، پنجاب مسور2020- اور چکوال مسور کی سفارش کی ہے۔

سہولیات:

محکمہ زراعت مسور کی دال کے کاشتکاروں کو اپنی تیار کردہ نئی اقسام کا بیج محدود پیمانے پر مہیا کرتا ہے اس کے علاوہ بیجوں کی مقدار بڑھانے اور کاشتکاروں تک اس کی رسائی کیلئے اپنی منظور شدہ اقسام کا(pre-basic) بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور بیج پیدا کرنے والی مقامی کمپنیوں کو فراہم کرتا ہے۔

مختلف فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں پر 200 سے 800 روپے فی بوری سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

پاکپتن: محکمہ زراعت کے دفاتر، فارم، ریسرچ سنٹرز کی تعداد اور بیجوں کی ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

*5022: جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے کتنے دفتر فارم وریسرچ کتنے ایکڑ رقبہ پر ہے مکمل تفصیل بتائیں۔

(ب) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے فارم وریسرچ سنٹروں پر کس کس فصل کی پیداوار بڑھانے کیلئے ریسرچ کی جاتی ہے اور ان زرعی فارم وریسرچ سنٹروں پر کون کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں۔

(ج) سال 2020 میں ضلع پاکپتن کے زرعی فارموں کے کتنے رقبہ پر گندم کی کاشت کی گئی کتنی پیداوار حاصل ہوئی کس کس کو فروخت کی گئی اور حاصل ہونے والی رقم کتنی ہے مکمل تفصیل بتائیں۔

(تاریخ وصولی 16 جون 2020 تاریخ ترسیل 28 اگست 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے زیر سایہ 21 دفاتر ہیں جبکہ 3 فارم وریسرچ سینٹرز 1127 ایکڑ 2 کنال 3 مرلہ رقبہ پر واقع ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے فارم وریسرچ سنٹروں پر ریسرچ ورک اور کاشتہ فصلات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1 "گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن"

سیڈ فارم ہونے کی وجہ سے یہاں پر صرف بیج بڑھانے کیلئے فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔ خریف 2019ء میں دھان، باجرہ، تل، مکئی، جوار اور پٹ سن جبکہ ربیع 20-2019 میں گندم، سرسوں، جوی، چنے اور برسیم کی فصلات کاشت کی گئیں۔

2 "سٹرس جرم پلازم یونٹ، پاکپتن"

جرم پلازم یونٹ محمد نگر فارم، عارف والا ضلع پاکپتن پر کوئی ریسرچ نہیں کی جاتی البتہ مختلف انواع واقسام کی ترشاوہ سائن اور روٹ سٹاک ورائٹی کو ایک جگہ پر یکجا کر کے ان کی دیکھ بھال کرنا اصل مقاصد میں شامل ہے۔ ان ورائٹیوں سے حاصل ہونے والی پیوند کاری کی قلموں کو محکمہ کی طرف سے مختلف رجسٹرڈ نرسریوں کو بلا معاوضہ مہیا کیا جاتا ہے تاکہ اچھی اقسام کے ترشاوہ پھلوں کے پوداجات مہیا کیے جاسکیں۔ سال 20-2019 میں تقریباً 7500 پودوں کی پیوند کاری کرنے کیلئے بڈ میٹریل رجسٹرڈ نرسری کو مہیا کیا گیا ہے۔

3 گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر

گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر کا بنیادی مقصد بیجوں کی افزائش ہے جس کیلئے قومی / صوبائی تحقیقی اداروں سے مختلف فصلات مثلاً گندم، دھان، مکئی چارہ، کینولا اور برسیم کے پری بیسک بیج لے کر

کاشت کیے جاتے ہیں۔ متذکرہ بیجوں کی کاشت سے حاصل ہونے والے بنیادی بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن و دیگر سیڈ کمپنیوں کو بیچے جاتے ہیں تاکہ وہ کاشتکاروں کو معیاری بیج فروخت کریں۔

(ج) سال 20-2019 میں ضلع پاکپتن کے زرعی فارموں پر کاشت گندم کے رقبہ، پیداوار، فروخت اور حاصل ہونے والی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1 گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن

گورنمنٹ سیڈ فارم دھکڑ، پاکپتن پر 391 ایکڑ اور 2 کنال رقبہ پر گندم کاشت کی گئی جس سے 2,43,217 کلوگرام پیداوار حاصل ہوئی، تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام فصل	رقبہ (A-K-M)	پیداوار فی ایکڑ (منوں میں)	کل پیداوار (کلوگرام)	چارجز کٹائی و پھنڈائی وغیرہ (کلوگرام)	خالص / صافی (کلوگرام)
1	گندم خود کاشت	92-05-00	35.38	131101	420	130681
2	گندم پٹہ داران	298-05-00	26.31	314220	32680	112536
میزان						243217

جس میں سے 1,81,001 کلوگرام گندم پنجاب سیڈ کارپوریشن، ساہیوال اور المدینہ کمیشن شاپ، پاکپتن کو فروخت کی گئی جس سے -/71,54,612 روپے کی رقم حاصل ہوئی، تفصیل درج ذیل ہے۔

نام آرگنائزیشن / ایجنسی	مقدار (کلوگرام)	کٹوتی (کلوگرام)	خالص وزن (کلوگرام)	ریٹ روپے فی 40 کلو گرام	رقم (روپے)	کیفیت

1۔پنجاب سیڈ کارپوریشن،ساہیوال	97001	299	96702	1448	3500612	رقم گورنمنٹ خزانے میں بذریعہ چالان نمبر17مورخہ 09-07-2020 جمع کروادی گئی
2۔المدینہ کمیشن شاپ،بونگہ حیات پاکپتن	84000	-	84000	1740	3654000	رقم گورنمنٹ خزانے میں بذریعہ چالان نمبر59مورخہ 09-09-2020 جمع کروادی گئی

بقایاپیداوار بطور بیج گندم 62,216 کلو گرام فارم ہذا کے سٹوروں میں موجود تھی جو کہ آئندہ فصل گندم کے لیے زمیندار حضرات، پرائیویٹ کمپنیز اور پٹہ داران کو دی جانی تھی۔ گندم کی کاشت جاری ہے اور تاحال 14947 کلو گرام گندم فارم ہذا کے سٹوروں میں موجود ہے۔

2 سٹرس جرم پلازم یونٹ، پاکپتن

جرم پلازم یونٹ پر گندم کاشت نہیں کی جاتی۔

3 گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر

20-2019 میں گورنمنٹ سیڈ فارم محمد نگر پر 135 ایکڑ 4 کنال 18 مرلے رقبہ پر گندم کاشت کی گئی جس سے کل 4800 من (اوسط پیداوار 35.4 من فی ایکڑ) پیداوار حاصل ہوئی۔ مذکورہ مقدار سے

1060 من مزدوری و تھریشنگ اور 1499 من پٹہ داران کا حصّہ نکالنے کے بعد بشمول 240 من پٹہ داران سے وصولی اور 1000 من حصّہ سرکار اس کے علاوہ 1241 من خود کاشتہ پیداوار گندم سے 2481 من سے 1696 من گندم مبلغ 1448 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال اور 785 من گندم محکمہ خوراک کو مبلغ 1400 روپے فی 40 کلو گرام فروخت کی گئی۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن سے 2455808 روپے اور محکمہ خوراک سے 1099000 روپے حاصل ہوئے جو کہ خزانہ سرکار میں جمع کروا دیئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال کی اراضی کی تعداد اور سیڈ پروسیسنگ پلانٹ سے کسانوں کو بیج کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5036: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کی ساہیوال میں کتنی اراضی کہاں کہاں ہے؟

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں گندم، کپاس، چاول، تیل دار اجناس اور چارہ جات کا کتنا کتنا بیج سالانہ تیار ہوتا ہے۔

(ج) یکم جنوری 2019 سے اس سیڈ پروسیسنگ پلانٹ سے گندم، کپاس اور چارہ جات کا کتنا بیج کسانوں کو فراہم کیا گیا کس کس نرخ پر فراہم کیا گیا۔

(د) ساہیوال میں کتنا کس کس فصل کا بیج سالانہ تیار کیا جاتا ہے۔

(ہ) ساہیوال کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کسانوں سے بیج لیکر آگے بھی فروخت کیا جاتا ہے تو اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 16 جون 2020 تاریخ ترسیل 28 اگست 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ فارم ساہیوال کے پاس رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

رقبہ واقع	کل رقبہ (ایکڑوں میں)	خود کاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں)	غیر قانونی پٹہ داران / قابضین (ایکڑوں میں)
چک نمبر-90/9 Lساہیوال	175.5	103	72.5
چک نمبر-92/9 Lساہیوال	236	56.5	179.5
میزان	411.5	159.5	252

252ایکڑ رقبہ جو کہ پٹہ داران کے غیر قانونی قبضہ میں ہے اس کا کیس ہائی کورٹ ملتان میں زیر سماعت ہے۔

(ب)پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ ساہیوال میں سالانہ گندم، کپاس، دھان، تیلدار اجناس اور چارہ جات کا بیج درج ذیل مقدار میں تیار ہوتا ہے:

نام فصل	گندم	کپاس	دھان	تیل دار اجناس	چارہ جات
مقدار بیج (میٹرک ٹن)	7268	ساہیوال میں تیار نہیں کیا جاتا	2103	82	233

(ج)پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ ساہیوال میں یکم جنوری 2019سے درج ذیل بیج کسانوں کو فراہم کیا گیا:

نام فصل	گندم	دھان	مکئی	چارہ جات	تیل دار اجناس
مقدار بیج (میٹرک ٹن)	267.75	102.36	55.84	1945.33	25.91

(د)

نام فصل	بیگ (کلو گرام)	تعداد بیگ	نام فصل	بیگ (کلو گرام)	تعداد بیگ
گندم	50	145355	دھان	20	105118
جئی	30	4002	جئی	50	1280
کینولا	05	5182	سورگھم	10	2449
مٹر	20	9850	مٹر	50	63
برسیم	10	702	مکئی (Synthetic)	20	86488
مکئی (Hybrid)	10	5584			

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں گندم، دھان، مکئی، مٹر، برسیم، جئی کا بیج رجسٹر کاشکاروں کے پاس کاشت کروایا جاتا ہے جو فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق پروکیور کیا جاتا ہے۔ ساہیوال میں ٹوٹل 150 رجسٹر گروور (کاشتکار) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ مالی سال 20-2019 میں درج ذیل فصلوں کا بیج خرید اگیا:

بیج فصل	پروکیورمنٹ (منوں میں)
گندم	299045
پیڈی فائن	25165
پیڈی کورس	11687

مکئی چارہ	9593
جئی	6077
برسیم	135

پنجاب سیڈ کارپوریشن کے مختلف فصلوں کو پراسیس کرنے کے بعد اس بیج کو پنجاب بھر میں 18 مراکز کو بھیجا جاتا ہے جو وہاں سے براہ راست کسانوں اور صوبہ بھر میں رجسٹرڈ 1800 ڈیلرز حضرات کو فروخت کیا جاتا ہے۔ ساہیوال کے رجسٹرڈ ڈیلرز کی تعداد 200 ہے کسانوں کو فراہم کردہ بیج کی اقسام اور مقدار کی تفصیل جز "ج" میں فراہم کر دی گئی ہے

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

ضلع خانیوال میں کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رقم و دیگر تفصیلات

*5046: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شعبہ اصلاح آبپاشی کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مد وائز کتنا تھا اور کتنا بجٹ کھالہ جات کو پختہ کرنے و توسیع دینے کے لئے مختص کیا گیا تھا۔

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع خانیوال میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالوں کے نمبر اور جس گاؤں کے ہیں ان کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں۔

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) حکومت خالی اسامیاں کب تک پر کرے گی۔

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے۔

(تاریخ وصولی 16 جون 2020 تاریخ ترسیل 28 اگست 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ترقیاتی بجٹ (روپوں میں)	غیر ترقیاتی بجٹ (روپوں میں)	کل بجٹ (روپوں میں)
13,78,06,978/-	6,77,27,671/-	20,55,34,649/-

کھالہ جات کو پختہ کرنے اور اضافی پختگی کیلئے -/13,78,06,978 روپے مختص کیے گئے تھے۔

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع خانیوال میں 69 نہری و غیر نہری کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی تفصیل ''الف'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 88 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 15 اسامیاں خالی ہیں۔ پُر اور خالی اسامیوں کی عہدہ اور گریڈ وائز تفصیل ''ب'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت نے گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لیے اخبار میں اشتہار دے دیا ہے جب کہ گریڈ 1 تا 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔ یہ پابندی جیسے ہی ختم ہو گی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔

(ہ) مالی سال 21-2020 میں 15 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل ''ج'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

اوکاڑہ: محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین اور ریسرچ کے اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5094: جناب منیب الحق: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں کس کس شعبہ کے ہیں؟
(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازمین عہدہ وگریڈ وائز کام کر رہے ہیں۔
(ج) محکمہ زراعت کے اس ضلع میں ریسرچ کے کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں ہر ادارہ کی زمین مع ملازمین کی تفصیل فراہم فرمائیں۔
(د) محکمہ زراعت کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل اس ضلع کی فراہم فرمائیں۔
(ہ) محکمہ زراعت اس ضلع میں کس کس نئی فصل یا درخت کی اقسام پر کام کر رہا ہے اور اس محکمہ کی ایک سال کی کارکردگی بتائیں۔

(تاریخ وصولی 27 جون 2020 تاریخ ترسیل 2 ستمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے ضلع اوکاڑہ میں 29 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کے جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کل 413 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی عہدہ وگریڈ وائز تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) ضلع ہذا میں ریسرچ سے متعلقہ اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

شعبہ	ریسرچ ادارے کا نام	زمین ادارہ	تعداد ملازمین
اصلاح آبپاشی	تحقیقی ادارہ اصلاح آبپاشی، رینالہ خورد، اوکاڑہ	75ایکڑ	17

تحقیقی ادارہ اصلاح آبپاشی کے ملازمین کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ہذا کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

بجٹ سال	سیلری (Salary)	نان سیلری (Operational)	کل بجٹ
20-2019	-/19,26,22,255 روپے	-/17,22,17,245 روپے	-/36,48,39,500 روپے

(ہ) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ اصلاح آبپاشی نے دوسرے تحقیقاتی

اداروں

(تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی و باجرہ، یوسف والا، ساہیوال اور تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال) کے اشتراک سے مکئی اور آلو پر پانی کے بہتر استعمال کے لیے آزمائشی تحقیق کی جس کے تین مقالے شائع ہوئے۔ مزید برآں کپاس، چاول، امرود اور کینو پر بھی پانی کے بہتر استعمال کے لیے آزمائشی تحقیق کی گئی جو کہ رواں مالی سال میں بھی جاری ہے تاکہ کم پانی سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جا سکے۔ محکمہ زراعت کی ایک سالہ کارکردگی ضمیمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

سال 2019 میں کھالہ جات کو پختہ کرنے کے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5518: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2019 میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے میں کتنی رقم خرچ ہوئی۔

(تاریخ وصولی 20 اگست 2020 تاریخ ترسیل 21 اکتوبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کی جانب سے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں 5032 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا۔

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کیلئے 8626.146 ملین روپے خرچ کیے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	پختہ کردہ کھالہ جات کی تفصیل	
	تعداد	اخراجات (ملین روپے)
2018-19	2350	4237.007
2019-20	2682	4389.139
میزان	5032	8626.146

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ بھر میں سال 20۔2019 میں نہری کھال کو پختہ کرنے اور اوکاڑہ میں کھال کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*5522: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت مالی سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں کسی نہری کھال کو پختہ نہ کیا گیا ہے اگر ہاں تو کھال پختہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 185 اور 186 ضلع اوکاڑہ میں بھی کسی کھال کو پختہ نہ کیا گیا ہے ضلع اوکاڑہ میں مذکورہ پروگرام کے لیے موجودہ مالی سال 21۔2020 میں کتنا بجٹ رکھا گیا اور کتنی کھال کو اب تک پختہ کیا گیا ہے ان کی تعمیر و اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کریں۔

(ج) کیا حکومت اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت مذکورہ حلقوں کے لیے فنڈ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 20 اگست 2020 تاریخ ترسیل 21 اکتوبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے تحت مالی سال 20-2019 میں صوبہ بھر میں 1871 نہری کھالاجات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے تحت مالی سال 20-2019 میں پی پی 185 اور 186 ضلع اوکاڑہ میں 32 نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں مذکورہ پروگرام کے لیے موجودہ مالی سال 21-2020 میں نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لیے -/3,51,22,430 روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے اور 14 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے جن کی تعمیر و اخراجات کی مکمل تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں، اصلاحِ آبپاشی پروگرام کے تحت مذکورہ حلقوں کے لیے -/3,51,22,430 روپے کے فنڈ مختص کیے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ میں زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*5605: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر میں زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) زرعی منڈیوں کو آپس میں لنک کرنے کے منصوبہ پر کام کب تک مکمل ہو گا۔

(تاریخ وصولی 27 اگست 2020 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)صوبہ بھر کی زرعی اجناس کی منڈیاں بذریعہ متعلقہ مارکیٹ کمیٹی نظامت زراعت (معاشیات و تجارت) کی ویب سائٹ www.amis.pk کے ساتھ 2007 سے آپس میں منسلک ہیں اس منصوبہ کے تحت کاشتکاروں اور صارفین کی معلومات کے لیے پنجاب کی تمام زرعی منڈیوں میں فروخت ہونے والی زرعی اجناس کے نرخ روزانہ کی بنیاد پر شائع کیے جاتے ہیں۔

(ب)اس سوال کا جواب جزو (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

رحیم یار خان میں زرعی یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5660:سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)زرعی کالج رحیم یار خان کا موجودہ Status اور طلبا کی تعداد، فکلیٹیز اور شعبہ جات کے بارے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا تقریباً پچاس لاکھ آبادی کے زرعی پیداوار کے ضلع کو باقاعدہ زرعی یونیورسٹی کی ضرورت ہے۔

(ج)اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک رحیم یار خان میں زرعی یونیورسٹی کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 2 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)اِنسروس زرعی تربیتی ادارہ(زرعی کالج)رحیم یار خان زرعی تعلیم کا ایک اہم ادارہ ہے جس میں فیلڈ اسسٹنٹ کی پری سروس تربیت کے لئے تین سالہ ڈپلومہ ان ایگریکلچرل سائنسز(DAS)کروایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ یہاں محکمہ زراعت(ایکسٹینشن توسیع واڈاپٹیو ریسرچ)کے اِنسروس افسران، فیلڈ اسسٹنٹ، اور بیلداران کی صلاحیت کی تعمیر کے لیے اِنسروس تربیتی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ ادارہ ہذا میں ہر سال جنوبی پنجاب کے 9 اضلاع کے 100 طلباء کو مذکورہ ڈپلومہ کورس میں داخلہ دیا جاتا ہے۔اس وقت تین سالہ ڈپلومہ کورس میں تینوں کلاسز میں 283 طلباء زیر تعلیم ہیں جنھیں ایگرانومی ،پلانٹ پروٹیکشن، فارم میکانائیزیشن اور فارم مینجمنٹ، ایگریکلچر ایکسٹینشن، سوائل سائنس اور باغبانی کے بارے میں پڑھایا جاتا ہے۔ٹیچنگ فیکلٹی اِنسروس زرعی تربیتی ادارہ(زرعی کالج)رحیم یار خان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	تعلیم	متعلقہ مضامین
1	امتیاز احمد	ڈائریکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ایگری بزنس، فارم مینجمنٹ
2	اشفاق احمد	ڈپٹی ڈائریکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایکسٹینشن	ایگریکلچر ایکسٹینشن
3	جمیل الرحمان	سینئر انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ہارٹیکلچر، آئی ٹی، اسلامیات
4	عثمان خالد	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر انجینئرنگ	ایگریکلچر انجینئرنگ، اردو، مطالعہ پاکستان
5	ارجد حسین	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر انٹومالوجی	ایگریکلچر انٹومالوجی اینڈ پتھالوجی
6	عبدالوحید	فارم منیجر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر سائل	سائل سائنس

			سائنس	
7	محمد افتخار بشیر	انسٹرکٹر	ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر ایگرانومی	ایگرانومی، انگلش

(ب) جی نہیں کیونکہ ضلع رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے عرصہ دو سال سے فیکلٹی آف ایگریکلچر کے باقاعدہ طور پر گریجویٹ کورسز شروع کر دیئے ہیں اور ہر سال بی ایس سی ایگریکلچر میں 100 طلباء کو F.Sc کی بنیاد پر داخلہ دیا جاتا ہے۔

(ج) بہاولپور اور رحیم یار خان میں زرعی کالجز موجود ہیں جو کہ علاقے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں اس لیے ایک نئی اور علیحدہ زرعی یونیورسٹی کا قیام ضروری نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا بجٹ، خالی اسامیاں اور زرعی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*5730: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ مد وائز کتنا فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اس ادارے میں کون کون سی اسامیاں یہ کب سے خالی پڑی ہیں۔

(ج) اس ادارے کی کہاں کہاں زرعی اراضی کتنی کتنی ہے اور اس زرعی اراضی پر کون کون سی فصلیں کاشت کی گئی ہیں۔

(د) اس ادارے نے 2018 سے آج تک کس کس فصل کا نیا بیج دریافت کیا ہے اس بیج کی کامیابی کی شرح کتنے فیصد ہے۔

(ہ) اس ادارے کے تحت مزید کون کون سے ادارے چل رہے ہیں ان اداروں کی تفصیل مع بجٹ اور سربراہان کی تفصیل دی جائے۔

(تاریخ وصولی 8 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، فیصل آباد کا مالی سال 21-2020 کا مد وائز بجٹ درج ذیل ہے:

سیلری (Salary)	نان سیلری (Operational)	کل بجٹ
-/2,47,96,95000 روپے	-/71,91,12,000 روپے	-/3,19,88,07,000 روپے

(ب)ادارہ ہذا میں گریڈ 1 تا 20 کی 1418 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد اور اس کے ذیلی ادارے پنجاب بھر میں پھیلے ہوئے ہیں جن کے پاس 8438.220 ایکڑ زرعی اراضی موجود ہے جس کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے میں دے دی گئی ہے۔ ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کماد، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاؤپیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تل، مونگ پھلی، السی، سویابین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیمپ، سٹیویا، تُلسی، اجوائن، سونف، اسپغول وغیرہ شامل ہیں جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشاوہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جارہی ہے۔ مزید براں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بینگن، ہلدی، میتھی، بند گوبھی، پھول گوبھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیا کدو، گھیا توری، ٹینڈی، خربوزہ اور تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

(د)ادارہ ہذا نے 2018 سے آج تک مختلف فصلوں اور پھلوں کی 83 اقسام دریافت کی جن کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)ادارہ ہذا کے تحت 25 ادارے اور 2 سیکشن کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مع بجٹ اور سربراہان "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

آم کی پیداوار کیلئے ڈی جی خان اور بہاولپور ڈویژن میں تحقیقی ادارہ جات کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*5835: جناب ممتاز علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب جو کہ پوری دنیا میں آم کی پیداوار کے لحاظ سے مشہور ہے وہاں آم پر تحقیق کے صرف تین ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آم پر تحقیق کے یہ ادارے ملتان ڈویژن میں کام کر رہے ہیں جبکہ جنوبی پنجاب کے باقی دونوں ڈویژن میں کوئی ایسا ادارہ نہیں۔

(ج) حکومت آم کی پیداوار میں مزید بہتری کے لیے ڈی جی خان اور بہاولپور ڈویژن میں تحقیقی ادارہ جات قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 15 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 11 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست ہے کہ جنوبی پنجاب اپنے آم کے منفرد ذائقہ، خوشبو اور مٹھاس کے اعتبار سے پوری دنیا میں الگ مقام رکھتا ہے۔ اس وقت جنوبی پنجاب میں چار ادارے یعنی تحقیقاتی ادارہ برائے آم ملتان، مینگو ریسرچ اسٹیشن شجاع آباد، مینگو جرم پلازم یونٹ خانیوال اور ہارٹیکلچرل ریسرچ سب اسٹیشن ڈی جی خان مکمل طور پر فعال ہیں جہاں تحقیقی سرگرمیاں جاری ہیں۔

(ب) آم پر تحقیق کے چار اداروں میں سے تین ادارے ملتان ڈویژن میں واقع ہیں جب کہ ایک ذیلی ادارہ ہارٹیکلچرل ریسرچ سب اسٹیشن، ڈی جی خان میں کام کر رہا ہے۔ البتہ جنوبی پنجاب کے آم پیدا کرنے والے دیگر اضلاع بالخصوص مظفر گڑھ، بہاولپور اور رحیم یار خان کے باغبان حضرات بھی ان قائم کردہ اداروں سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ج) آم پر تحقیق کا ایک ذیلی ادارہ ہارٹیکلچرل ریسرچ سب اسٹیشن پہلے ہی ڈی جی خان ڈویژن میں واقع ہے۔ تاہم آم کے تحقیقی اداروں کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے ان ڈویژن میں آم کے تحقیقاتی ادارے بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ میں ٹڈی دل سے ہونے والے نقصان کے تخمینہ سے متعلقہ تفصیلات

*5912: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا 20-2019 میں صوبہ بھر میں ٹڈی دل سے ہونے والے نقصان کا تخمینہ لگایا گیا ہے تو اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ٹڈی دل کے آئندہ حملہ سے فصلوں کو محفوظ بنانے کے لیے کیا حکمت عملی مرتب کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) متعلقہ نہیں ہے۔

(ب) فروری 2019 میں ٹڈی دل کا ابتدائی حملہ بلوچستان اور سندھ کے ساحلی علاقوں میں شروع ہوا جو کہ جولائی 2019 میں پنجاب تک پھیل گیا۔ فروری 2019 میں ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومت نے مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کیلئے مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کیا۔

ٹڈی دل کے موئژ کنٹرول کے لیے ڈیڑھ سال پر محیط ایک نیشنل ایکشن پلان تشکیل دیا گیا ہے جس کی 3 سطحیں ہیں پہلی سٹیج جنوری 2020 تا جون 2020 اور دوسری جولائی 2020 تا دسمبر 2020 جبکہ تیسری جنوری 2021 تا جون 2021 ہے۔

ٹڈی دل کے آئندہ کنٹرول کے لیے قومی ایکشن پلان سٹیج تھری تیار کیا گیا ہے۔ جس میں علاقوں کا سروے، کنٹرول کا تخمینہ، کنٹرول کے اہداف اور فنڈز شامل ہیں جس کی تاحال لوکسٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضرورت نہ پڑی ہے۔

پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کیلئے 54 ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمرجنسی صورتحال کیلئے 908 ٹیمیں 1,26,000 لیٹر پیسٹیسائیڈز، 20 وہیکل ماؤنٹڈ سپریئرز اور 1619 شولڈر ماؤنٹڈ سپریئرز کا ذخیرہ موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

ٹڈی دل کی افزائش کی ابتدائی حالتوں کو تلف کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5913: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹڈی دل کا انڈوں، بچوں اور ہاپرز کی حالتوں میں تدارک یقینی بنانے کے لیے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) کیا ٹڈی دل کے خاتمہ کے لیے حکومت نے خصوصی اقدامات اٹھائے ہیں ان خصوصی اقدامات کی تفصیل بیان فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ٹڈی دل کے انڈوں کی حالت میں خاتمہ کیلئے کچھ رقبہ پر (Deep Ploghing) گہرے ہل چلائے گئے جس کا خاطر خواہ نتیجہ سامنے آیا جبکہ بچوں اور ہاپرز کو کنٹرول کرنے کیلئے میلاتھیان ULV ،فیپرونل اور ڈیلٹا میتھرین کے سپرے کر کے کنٹرول کیا گیا۔

(ب) فروری 2019 سے ہی وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن اور صوبائی حکومتوں نے مل کر اس کیڑے پر قابو پانے کیلئے اس کی مانیٹرنگ اور کنٹرول آپریشن کیا۔

پنجاب حکومت نے اس کیڑے کے ممکنہ حملے کو مد نظر رکھتے ہوئے ماہ جون سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

(1) ایک جامع لوکسٹ یا ٹڈی دل ایکشن پلان تیار کیا گیا جس میں ضلعی انتظامیہ، محکمہ زراعت، لائیو سٹاک، جنگلات، چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور PDMA کو شامل کیا گیا۔

(2) ایک ورکنگ گروپ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کی سربراہی میں تشکیل دیا گیا۔

(3) ہر ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کے آفس میں لوکسٹ کنٹرول روم بنائے گئے۔

(4) بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان ڈویژنز کے اضلاع حملہ کی زد میں آنے والے قرار دیئے گئے۔

(5) 210 ملین روپے لوکسٹ کنٹرول کیلئے مختص کیے گئے جن میں سے 100 ملین وفاقی حکومت کو دیئے گئے اور بقایا رقم 3 ڈویژنز کے اضلاع کو مختص کیے گئے۔

(6) محکمہ زراعت نے تقریباً 40 ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز کے انتظامات کئے۔

(7) وفاقی محکمہ پلانٹ پروٹیکشن نے ریگستان میں سپرے کیلئے ایک جہاز کو پنجاب کیلئے مختص کر دیا۔

(8) 92 گاڑیاں کنٹرول آپریشنز میں استعمال کی گئیں اور 2000 سے زیادہ شولڈر ماؤنٹڈ ز سپریئرز کا استعمال کیا گیا۔

(9) موسم سرما میں ریگستانی ٹڈیوں کی مانیٹرنگ اور کنٹرول کیلئے 275 ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔

(10) اب تک تقریباً 54 ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز ٹڈیوں کے انسداد کیلئے استعمال کی جا چکی ہے۔

نیشنل ایکشن پلان 21-2020

ایک نیشنل ایکشن پلان ڈیڑھ سال پر محیط تشکیل دیا گیا ہے جس کی 3 سطحیں ہیں:

پہلی سٹیج جنوری 2020 تا جون 2020 اور دوسری جولائی 2020 تا دسمبر 2020 جبکہ تیسری جنوری 2021 تا جون 2021 ہے۔ وزیر اعظم پاکستان نے ریگستانی ٹڈیوں کے ممکنہ خطرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نیشنل ایمر جنسی کا اعلان کیا۔

فیز I کے دوران ملک کو 2019 کے دوران ٹڈی دل کے شدید پھیلنے کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پر قابو پانے والے اقدامات سے خریف 20-2019 (کپاس، مکئی اور چاول) اور ربیع 20-2019 کی فصلوں خصوصاً گندم اور چنے کو ٹڈی دل سے بچنے میں مدد ملی۔ اس فیز کے دوران 50,000 ہیکٹر میں بغیر کسی فصل کے نقصان کے ٹڈی دل کو کنٹرول کیا گیا تاہم انڈو پاک بارڈر کے آس پاس موسم گرما میں تولیدی علاقوں میں دیر سے نمو پانے والے ٹڈی دل کی وجہ سے، دسمبر اور جنوری میں ایک بار پھر بڑے پیمانے پر یلغار شروع ہوئی اور پنجاب کے شمالی اور وسطی حصوں جو کہ ارد گرد ویران علاقوں میں آباد ہو گئی۔

جبکہ فیز II صوبہ پنجاب میں 26 اضلاع میں 7.13 ملین ہیکٹر رقبے کا سروے کیا گیا اور 1,50,139 ہیکٹر رقبے پر 54,506 لیٹر کیڑے مار دوا کا استعمال کر کے ٹڈی دل کنٹرول کیا گیا۔ اس عرصے کیلئے پنجاب حکومت کا مجوزہ فنڈ 681.88 ملین روپے تھا۔ این ڈی ایم اے کو 2 لاکھ لیٹر ای سی کیڑے مار ادویات اور 50 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز کی خریداری کیلئے 185 ملین روپے منتقل کر دیئے گئے۔

فیز III کا پلان آئندہ ٹڈی دل کے کنٹرول کے لیے قومی ایکشن پلان میں تیار کیا گیا۔ جس میں علاقوں کا سروے کنٹرول کا تخمینہ، کنٹرول کے اہداف، فنڈز وغیرہ شامل ہیں جس کی تاحال لوکسٹ نہ ہونے کی وجہ سے ضرورت نہ پڑی۔

البتہ پنجاب حکومت اب تک ٹڈی دل کے کنٹرول کیلئے 54 ہزار لیٹر پیسٹیسائیڈز استعمال کر چکی ہے اور مزید ایمر جنسی صورتحال کیلئے 908 ٹیمیں 126,000 لیٹر پیسٹیسائیڈز اور 20 وہیکل ماؤنٹڈ سپر یئرز اور 1619 شولڈر ماؤنٹڈ سپر یئرز کا ذخیرہ موجود ہے۔ لہٰذا محکمہ زراعت اور دیگر اداروں کی طرف سے ریگستانی ٹڈیوں کے انسداد کیلئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

ضلع راجن پور میں کھالہ جات کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5964: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شعبہ اصلاح آبپاشی کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مدوائز کتنا تھا کتنا بجٹ کھالہ جات کو پختہ کرنے اور توسیع دینے کے لئے مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع راجن پور میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالوں کے نمبر اور گاؤں کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں۔

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اور کس کس عہدہ، گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) حکومت خالی اسامیاں کب تک پر کرے گی۔

(ہ) مالی سال 21-2020 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے۔

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت کی شعبہ اصلاحِ آبپاشی کا مالی سال 20-2019 کا کل بجٹ 8,757.29 ملین روپے تھا جس کی مدوائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گرانٹ	سیلری بجٹ (ملین روپے)	نان سیلری بجٹ (ملین روپے)	کل میزان (ملین روپے)
1	غیر ترقیاتی	1,121.83	203.611	1,325.44
2	ترقیاتی	480.75	6,951.10	7,431.85

مزید برآں، کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لیے 4,567.96 ملین روپے مختص کیے گئے تھے۔

(ب) اس مالی سال کے دوران ضلع راجن پور میں 72 نہری و غیر نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے جن کی مطلوبہ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 82 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 5 اسامیاں خالی ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گریڈ16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی / ترقی کو جلد مکمل کر لیا جائے گا جبکہ گریڈ ایک سے 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔ یہ پابندی جیسے ہی ختم ہو گی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔

(ہ) مالی سال 21-2020 میں 41 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

راجن پور: پنجاب سیڈ کارپوریشن کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ کے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5965: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ضلع راجن پور کے سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی۔

(ج) اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے۔

(د) اس ضلع میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے۔

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کا ضلع راجن پور میں کوئی سیڈ پروسیسنگ پلانٹ نہ ہے۔

(ب) جواب جز الف میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جز الف میں دے دیا گیا ہے۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کسانوں سے نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔ ریٹ اقسام اور مقدار کی سال وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

رحیم یار خان کھالہ جات کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5975: جناب ممتاز علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 کے دوران ضلع رحیم یار خان میں کتنے کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کھالوں کے نمبر اور جس گاؤں کے ہیں ان کے نام بتائیں نیز ہر کھالہ پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ کی گئی اور کتنی رقم کسانوں سے وصول کی گئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم بتائیں۔

(ب) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ، گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اور کس کس عہدہ گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) حکومت خالی اسامیاں کب تک پر کرے گی۔

(د) مالی سال 21-2020 میں کتنے اور کون کون کھالہ جات پختہ کرنے کا منصوبہ ہے۔

(تاریخ وصولی 22 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مالی سال 20-2019 کے دوران ضلع رحیم یار خان میں 221 نہری و غیر نہری کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی مطلوبہ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی میں کل 118 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 12 اسامیاں خالی ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت نے گریڈ 16 اور اس سے اوپر کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لیے اخبار میں اشتہار دے دیا ہے جبکہ گریڈ ایک سے 15 تک کے ملازمین کی بھرتی پر پابندی ہے۔ یہ پابندی جیسے ہی ختم ہو گی ان اسامیوں کو بھی پُر کر لیا جائے گا۔

(د) مالی سال 21-2020 میں 133 کھالا جات کو پختہ کرنے کا منصوبہ ہے جن کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ میں اپیچی کے باغات کے علاقہ جات اور اسکی پیداوار میں بڑھوتری سے متعلقہ تفصیلات

*6013: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں اپیچی کے باغات کن کن علاقوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ کتنے رقبہ پر پائے جاتے ہیں ہر ضلع کی الگ تفصیل بیان کریں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پھل کی افزائش کیلئے حکومت نے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہ اٹھائے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قدرتی آفات مثلاً بارش اور آندھی وغیرہ کی وجہ سے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے جس کا آج تک کوئی ازالہ نہ کیا گیا۔

(د) کیا حکومت مذکورہ پھل کی پیداوار بڑھانے اور کسانوں کی فلاح و بہبود اور نقصان کے ازالہ کی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 04 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ بھر میں لیچی کے باغات 970 ایکڑ رقبہ پر پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈویژن	اضلاع	رقبہ (ایکڑ)
1	فیصل آباد	ٹوبہ ٹیک سنگھ	02
2	گوجرانوالہ	سیالکوٹ نارووال	12 8
3	لاہور	شیخوپورہ ننکانہ صاحب لاہور قصور	230 80 36 442
4	ساہیوال	ساہیوال پاکپتن	37 18 55
5	ملتان	ملتان	105
	کل رقبہ		970

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد اپلچی کی پیداوار کے فروغ کیلئے کاشت کے جدید امور پر تحقیقی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ادارہ ہذا نے اب تک اپلچی کی بہتر پیداوار کی 03 منتخب اقسام عام کاشت کیلئے متعارف کروائی ہیں۔ مزید برآں صوبہ پنجاب میں اپلچی کی پیداوار میں اضافے کیلئے پودوں کی تیاری بذریعہ گٹی عمل میں لائی گئی ہے۔ محکمہ زراعت (توسیع واڈاپٹیو ریسرچ) گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کو آگاہی فراہم کرتا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے کہ قدرتی آفات مثلاً بارش اور آندھی وغیرہ کی وجہ سے پلچی کے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ لیکن اگر قدرتی آفات وغیرہ سے نقصان بھی ہوتا ہے تو ضلعی انتظامیہ، ریونیو ڈپارٹمنٹ اور پی ڈی ایم اے اس کا سروے کر کے نقصان کا ازالہ کرتے ہیں۔ مزید براں حکومت نے صوبہ کے تمام متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کیلئے کراپ انشورنس کا پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے جس کے تحت حالیہ سال میں کپاس اور چاول کے 254,482 کاشتکاروں کی فصلات کا بیمہ کرایا گیا ہے جس کیلئے خطیر رقم حکومت پنجاب نے پریمیم سبسڈی کی صورت میں ادا کی ہے۔ حالیہ بارشوں اور دیگر عوامل سے کپاس کی فصل کو یقینا نقصان پہنچا ہے جس کے ازالے کیلئے متعلقہ انشورنس کمپنیاں نقصان کے ازالے کی پابند ہونگی۔

(د) تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد کے زیر سایہ پنجاب میں پھلوں بشمول اپلچی کی پیداوار میں اضافہ کے لیے محکمہ زراعت کہ زیر اہتمام ترقیاتی منصوبہ بعنوان "پھلدار پودوں کی ترقی بذریعہ فراہمی تصدیق شدہ پوداجات" پر ترقیاتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ مزید براں محکمہ زراعت (توسیع) باغبانی، پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار میں بہتری کے لیے کاوش کر رہا ہے۔ اس ضمن میں "پنجاب میں تصدیق شدہ پودوں کے ذریعے پھلوں کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ" کے ذریعے مختلف سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)</u>

صوبہ میں دھان کی فصل کی زیادہ پیدوار کے حصول کیلئے نئے بیجوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

*6022: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں دھان کی فصل کی (بڑھوتری) زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے کون کونسے نئے بیج متعارف کروائیں ہیں۔ان نئے بیجوں کی فی ایکڑ پیداوار کی شرح کیا ہے۔تفصیل بتائیں۔

(ب) صوبہ ہذا میں زراعت کو جدید ٹیکنالوجی کے لئے کتنے ریسرچ سنٹر کس کس جگہ کام کررہے ہیں۔مذکورہ سینٹروں کے نام رقبہ جات اور ملازمین ومشینری کی تفصیل بتائیں۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے لے کر 30 ستمبر 2020 مذکورہ تمام ریسرچ سینٹروں میں کون سی فصلات کی ریسرچ کی گئی اور کس کس فصل کے نئے بیج کسانوں کو متعارف کروائے گئے۔

(د) مذکورہ تمام ریسرچ سینٹروں کے اخراجات یکم جنوری 2018 سے 30 ستمبر 2020 تک کی تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 04 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالاشاہ کاکو نے دنیا بھر میں دھان کی پہلی باسمتی قسم (باسمتی 370) روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ اب تک 27 اقسام کا اجراء کیا ہے جن میں اس وقت درج ذیل 18 اقسام صوبہ بھر سمیت ملک کے مختلف حصوں میں کاشت کی جاتی ہیں:

نمبر شمار	قسم دھان	خاصیت	پیداواری صلاحیت من فی ایکڑ
1	باسمتی 370	موٹی	30
2	باسمتی پاک	فائن (باسمتی)	30
3	آئی آر 6	موٹی	100

4	باسمتی198	فائن(باسمتی)	45
5	کے ایس کے282	موٹی	100
6	باسمتی385	فائن(باسمتی)	60
7	سپرباسمتی	فائن(باسمتی)	65
8	باسمتی2000	فائن(باسمتی)	60
9	کے ایس کے133	موٹی	105
10	باسمتی515	فائن(باسمتی)	75
11	پی کے 1121ایرومیٹک	فائن	60
12	کے ایس کے434	موٹی	105
13	پی کے386	فائن	70
14	چناب باسمتی	فائن(باسمتی)	65
15	پنجاب باسمتی	فائن(باسمتی)	80
16	کسان باسمتی	فائن(باسمتی)	72
17	سپرباسمتی2019	فائن(باسمتی)	75
18	سپرگولڈ	فائن(باسمتی)	70

(ب) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ صوبہ بھر میں مندرجہ ذیل ریسرچ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ ریسرچ سنٹرز کے رقبہ، ملازمین اور مشینری کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے 30 ستمبر 2020 تک محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) نے مختلف فصلات اور پھلوں کی 83 اقسام دریافت کی جن کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ محکمہ زراعت (توسیع واڈاپٹیو ریسرچ) کے تمام اڈاپٹیو ریسرچ فارمز پر یکم جنوری 2018 سے لے کر 30 ستمبر 2020 تک جن فصلات اور بیج پر کام ہوا ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	اڈاپٹیو ریسرچ فارم	فصلات	تحقیق کے پہلو
1	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، بھون چکوال	گندم، چنا، مسور، سرسوں، مونگ، ماش، مونگ پھلی، باجرہ، جوار اور تل	مذکورہ فصلات کی نئی اقسام کے بیج پیدا کرنا اڈاپٹیو ریسرچ کا مینڈیٹ نہیں ہے بلکہ زون کی فصلات کے متعلقہ قابلِ تحقیق (Researchable) مسائل کو مدِ نظر رکھ کر تجربات کرنا ہے۔ مزید پہلے سے ریسرچ کے اداروں کی سفارشات کو مختلف زونز میں دوبارہ چیک کیا جاتا ہے اور نئی سفارشات ان مخصوص زون میں اڈاپٹیو ریسرچ کے عملے اور شعبہ توسیع کے عملے کے ذریعے فارمر ڈے، نمائش، میلہ جات، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کاشتکاروں تک پہنچائی جاتی ہیں۔
2	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، وہاڑی	کپاس، مکئی، دھان، گندم، بہاریہ مکئی	ایضاً
3	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، ڈیرہ غازی خان	گندم اور دھان	ایضاً
4	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، رحیم یار خان	گندم اور کپاس	ایضاً
5	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، سرگودھا	گندم، کینولا، برسیم، کماد، دھان، باجرہ اور مکئی	ایضاً

6	اڈاپٹوریسرچ فارم، شیخوپورہ اور فاروق آباد	دھان، گندم اور سرسوں	ایضاً
7	1-اڈاپٹوریسرچ فارم، گوجرانوالہ 2-کوٹ نیناں	دھان، گندم، برسیم، کینولا اور مسور	ایضاً
8	اڈاپٹوریسرچ فارم،لیہ	گندم، چنا،رایا، کینولا، سورج مکھی، مسور، تل، کپاس، مونگ، باجرہ اور گوارہ	ایضاً

(د) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے تمام ریسرچ سینٹروں کے یکم جنوری 2018 سے 30 ستمبر 2020 تک کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2021)

چنیوٹ: پی پی 95 میں محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*6053: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ وائز تفصیل فراہم کریں۔

(ج) فیلڈ اسسٹنٹ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں کتنے فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں وہ کسانوں اور کاشتکاروں کو کیا کیا مشورے دیتے ہیں۔

(د) کتنے فیلڈ اسسٹنٹ کے پاس موٹر سائیکل سرکاری فراہم کردہ ہیں۔

(ہ) کیا ان کی کارکردگی سے محکمہ مطمئن ہے۔

(و)اس علاقہ میں مزید کتنے فیلڈ اسسٹنٹ حکومت تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 29 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پی پی 95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے 9 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں 71 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی عہدہ وائز تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی 95 میں منظور شدہ 13 اسامیوں پر 11 فیلڈ اسسٹنٹ کام کر رہے ہیں۔

محکمہ زراعت (توسیع) ضلع چنیوٹ کے فیلڈ اسسٹنٹ مندرجہ ذیل امور کاشتکاروں کی رہنمائی کے لیے سرانجام دیتے ہیں:

گورنمنٹ کے طے شدہ پروگرام شیڈول کے مطابق گاؤں کی سطح تک زرعی تربیتی پروگرام برائے گندم، دھان، مکئی چارہ جات، سبزیات کا انعقاد کرنا اور کاشتکاروں کو فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی، فصلوں کی نگہداشت، ضرر رساں کیڑوں اور جڑی بوٹیوں کے نقصانات و تدارک سے متعلق مکمل آگاہی فراہم کرنا۔

کاشتکاروں کی رجسٹریشن برائے حصول سبسڈی و قرضہ جات کرنا۔

ہفتہ میں ایک یوم بروز جمعرات 09 بجے تا دوپہر 02 بجے موزوں مقامات پر پلانٹ کلینک کا انعقاد برائے رہنمائی / مشاورت بسلسلہ فصلات کرنا۔

سال میں دو مرتبہ رعائتی قیمت پر گورنمنٹ کی منظور شدہ اقسام کے بیج سبزیات فراہم کرنا اور ان کی کاشت سے متعلق مکمل رہنمائی فراہم کرنا۔

کھادوں کے متوازن استعمال کے لیے مٹی کے نمونہ جات برائے تجزیہ لینا اور کاشتکار کی رہنمائی کرنا۔

ٹیوب ویل کے پانی کے بہتر اور محفوظ استعمال کے لیے پانی کے نمونہ جات برائے تجزیہ لینا اور کاشتکار کی رہنمائی کرنا۔

وزیر اعظم پاکستان کے ایمر جنسی پروگرام کے تحت قومی منصوبہ جات برائے گندم، دھان، کماد اور تیلدار اجناس سے متعلق کاشتکاروں کو آگاہی فراہم کرنا۔

(د) پی پی 95 میں 11 فیلڈ اسسٹنٹ کو آسان اقساط پر سرکاری موٹر سائیکل فراہم کیے گئے ہیں۔

(ہ) محکمہ پی پی 95 میں ملازمین کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔

(و) پی پی 95 میں فیلڈ اسسٹنٹ کی 2 اسامیاں خالی ہیں جن کی تعیناتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ سے ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ میں زیادہ پیداوار کم لاگت فصل کے بیجوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

*6073: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا زیادہ پیداوار اور کم لاگت فصل کے لئے نئے بیج کی دریافت پر کام جاری ہے اس حوالے سے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 20-2019 میں زیادہ پیداوار کم لاگت فصل کے لئے کتنے اقسام کے بیج متعارف کرائے گئے۔

(تاریخ وصولی 29 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) اور اس کے ذیلی ادارے زیادہ پیداوار اور کم لاگت فصل کیلئے بیج کی دریافت پر کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں اپنے قیام سے لیکر اب تک ادارہ ہذا نے مختلف فصلات اور پھلوں کی 568 اقسام متعارف کروائیں۔ مزید براں مختلف فصلات اور پھلوں کی 30 اقسام تیاری کے آخری مراحل میں ہیں جو کہ مستقبل میں کسانوں کو کاشت کیلئے متعارف کروائی جائیں گی۔

(ب) 20-2019 میں متعارف کروائی گئی اقسام کی تعداد 58 ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ میں کاشت کردہ کپاس کے رقبہ کی تعداد اور مطلوبہ ٹارگٹ کے حصول سے متعلقہ تفصیلات

*6189: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2019 اور 2020 میں صوبہ بھر میں کتنے ایکڑ رقبہ پر کپاس کی کاشت کی گئی تھی تفصیل سال وائز بتائیں۔

(ب) ان سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے کتنے ایکڑ رقبہ پر کپاس کی فصل کا Target تھا۔

(ج) ان سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کتنے گانٹھ کپاس کی پیداوار ہوئی تفصیل سال وائز بتائیں۔

(د) ان سالوں کے دوران حکومت کے ٹارگٹ سے کتنی کم کپاس کی پیداوار ہوئی۔

(ہ) کم کپاس کی پیداوار کی وجوہات کیا ہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ادارے یا ملازمین محکمہ زراعت ہیں۔

(و)ان دو سالوں کے دوران صوبہ بھر کے کپاس کے ریسرچ اداروں نے کیا کیا نتائج کپاس پر ریسرچ کے دیئے ہیں۔

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2020 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)سال 2019 اور 2020 میں صوبہ بھر میں درج ذیل رقبہ پر کپاس کی کاشت کی گئی تھی:

سال	رقبہ کپاس (ایکڑوں میں)
2019	46,45,000
2020	38,21,000

(ب)ان سالوں کے دوران حکومت کی طرف سے مندرجہ ذیل ایکڑ رقبہ پر کپاس کی فصل کا Target تھا:

سال	کپاس کا ٹارگٹ رقبہ (ایکڑوں میں)
2019	53,00,000
2020	39,54,000

(ج)ان سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کپاس کی پیداوار کی گانٹھوں میں تفصیل کچھ یوں ہے:

سال	کپاس کی حاصل پیداوار (گانٹھوں میں)
2019	63,06,000
2020	49,64,000

(د)ان سالوں کے دوران حکومت کے ٹارگٹ سے مندرجہ ذیل کمی کپاس کی پیداوار میں ریکارڈ کی گئی:

سال	کپاس کی ہدف پیداوار (گانٹھوں میں)	کپاس کی حاصل پیداوار (گانٹھوں میں)	ٹارگٹ سے کم ہونے والی پیداوار (گانٹھوں میں)	ٹارگٹ سے کم ہونے والی پیداوار (فیصد میں)
2019	79,00,000	63,06,000	15,97,000	20.2فیصد
2020	60,00,000	49,64,000	10,36,000	17.3فیصد

(ہ)ان سالوں میں کپاس کی پیداوار کم ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

کاشتکاروں کا دوسری فصلیں مثلاً چاول، گندم اور کماد کاشت کرنے کا رجحان

موسمیاتی تبدیلیاں

کپاس کی امدادی قیمت کا نہ ہونا

ضرر رساں کیڑوں خاص طور پر سفید مکھی اور گلابی سنڈی کے حملے میں اضافہ

بیج کے اُگاؤ میں کمی

بیج کی نئی ٹیکنالوجی کا نہ ہونا

زرعی مداخل کی قیمتوں میں اضافہ

تمام متعلقہ ادارے اور ملازمین اپنا کام پوری توجہ اور دلچسپی سے کر رہے ہیں۔

(و)ان دو سالوں میں کپاس کی نئی قسم ایف ایچ944- بنائی گئی ہے جو پنجاب سیڈ کونسل نے منظور کی ہے جبکہ 6 نئی اقسام ایم این ایچ1016-، ایم این ایچ1020-، ایم این ایچ1026-، ایم این ایچ1035-، ایف ایچ سُپر کاٹن، ایف ایچ499- ایکسپرٹ سب کمیٹی نے پنجاب سیڈ کونسل سے منظوری کی سفارش کی ہے جو کہ جنوری 2021 میں منظور ہو جائیں گی۔ ان کے نتائج دو سال بعد آئیں گے جب ان کا بیج کسانوں تک پہنچے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)</u>

تحصیل ہارون آباد و فورٹ عباس میں جعلی زرعی ادویات کھاد و بیج کی فروخت کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*6206: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ہارون آباد اور فورٹ عباس میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کس کس جگہ ہیں ان دفتر کے انچارج صاحبان کے نام مع عہدہ و گریڈ بتائیں؟

(ب) ان دفتر میں کسانوں کی رہنمائی کے لیے کون کون سے ملازمین تعینات ہیں اور کس کس فصل و کام کے متعلق رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان تحصیلوں میں جعلی زرعی ادویات اور دو نمبر کھاد مع بیج فروخت ہو رہی ہیں۔

(د) محکمہ زراعت کے کون کون سے ملازمین اس کے ذمہ دار ہیں ان کے نام مع عہدہ و گریڈ بتائیں۔

(ہ) کیا حکومت ان تحصیلوں میں جو غیر قانونی جعلی زرعی ادویات کی فروخت جاری ہے ان کی روک تھام کے لیے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2020 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور انچارج صاحبان کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں کسانوں کی رہنمائی کیلئے تعینات ملازمین اور رہنمائی کے امور کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے:

شعبہ توسیع

تحصیل ہارون آباد اور تحصیل فورٹ عباس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت

(توسیع) تحصیل ہارون آباد اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) تحصیل فورٹ عباس کے علاوہ مندرجہ ذیل ملازمین کسانوں کی رہنمائی کے لیے تعینات ہیں:

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) ہارون آباد میں ایک زراعت آفیسر، ایک زراعت انسپکٹر اور نو(9) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) مرکز فقیر والی میں ایک زراعت آفیسر ایک زراعت انسپکٹر اور دس(10) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) فورٹ عباس میں ایک زراعت آفیسر اور آٹھ(8) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

دفتر زراعت آفیسر (توسیع) مرکز مروٹ میں چار(4) فیلڈ اسسٹنٹس تعینات ہیں۔

ان تحصیلوں میں محکمہ زراعت (توسیع) کا عملہ کسانوں کو مختلف فصلات، سبزیات اور باغات کے حوالے سے زرعی مشورے دیتا ہے۔ ہر موضع میں فارمر ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ فصلوں کی چیکنگ کی جاتی ہے۔ مٹی کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں۔ کسانوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ پراجیکٹ پر عمل درآمد کروایا جاتا ہے۔

شعبہ پیسٹ وارننگ

محکمہ زراعت پیسٹ وارننگ کے ان تحصیل دفاتر میں کسانوں کی رہنمائی کیلئے ایک ایک زراعت آفیسر تعینات ہے جہاں تمام فصلات کی تحفظ نباتات، پیسٹیسایڈز ٹریننگ اور، پیسٹیسائڈ کے بزنس کے قواعد وضوابط کے متعلق رہنمائی دی جاتی ہے۔

شعبہ اصلاح آبپاشی

ان دفاتر میں کسانوں کی رہنمائی کیلئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی)، واٹر مینجمنٹ آفیسر اور سپر وائزر موجود ہوتے ہیں اور درج ذیل سرگرمیوں کے متعلق رہنمائی و مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔

جدید نظامِ آبپاشی کی تنصیب اور اس کو چلانے کے لیے سولر سسٹم کی فراہمی

غیر اصلاح شدہ کھالا جات کی اصلاح و پختگی

جزوی اصلاح شدہ کھالا جات کی اضافی پختگی

لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی

آبی تالابوں کی تعمیر

غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ان تحصیلوں میں جعلی کھاد اور زرعی ادویات فروخت نہیں ہو رہی اور نہ ہی اس طرح کی کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت اور زراعت آفیسر ز باقاعدگی سے کھاد اور زرعی ادویات کی تمام دکانوں اور گوداموں کو چیک کرتے رہتے ہیں۔ کسی بھی شکایت موصول ہونے کی صورت میں فوراً متعلقہ کھاد و زرعی ادویات کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری بھجوا دیئے جاتے ہیں۔

(د) زرعی ادویات کے آرڈیننس و قواعد کے مطابق ان تحصیلوں میں درج ذیل اہلکار پیسٹیسائیڈز کے قوانین پر عملدرآمد کرواتے ہیں:

نام	عہدہ	گریڈ
مظہر حسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (پی پی) ضلع بہاولنگر	18
عبدالخالق	زراعت آفیسر (پی پی) فورٹ عباس	17
ماہین فاطمہ	زراعت آفیسر (پی پی) ہارون آباد	17

کھادوں کے حوالے سے فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973 لاگو اور نافذ العمل ہے جس کے قواعد کے تحت ان تحصیلوں میں درج ذیل اہلکار فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1973 کے قانون پر عملدرآمد کرواتے ہیں:

نام	عہدہ	گریڈ
شیخ محمود اقبال	ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) / ڈپٹی فرٹیلائزر کنٹرولر بہاولنگر	18+165S.P
لطیف اللہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) / اسسٹنٹ فرٹیلائزر کنٹرولر ہارون آباد	18
محمد یاسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) / اسسٹنٹ فرٹیلائزر کنٹرولر فورٹ عباس	18

(ہ) کھاد اور زرعی ادویات کی غیر قانونی بزنس کی روک تھام کیلئے کیے گئے اقدامات کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

خوشاب: پی پی 83 میں پختہ کھالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6249: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 83 خوشاب میں اس وقت کتنے پختہ کھالے موجود ہیں؟

(ب) ان کھالوں سے کتنے ایکڑ اراضی سیراب ہوتی ہے۔

(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر کب ہوئی تھی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2020 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پی پی 83 خوشاب میں اس وقت 380 پختہ کھالے موجود ہیں۔

(ب)ان کھالوں سے تقریباً1,41,857 (ایک لاکھ اکتالیس ہزار آٹھ سوستاون) ایکڑ اراضی سیر اب ہو رہی ہے۔

(ج) آخری پختہ کھالے کی تعمیر موجودہ مالی سال 21-2020 میں ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

کھال نمبر	چک نمبر	تحصیل وضلع	تاریخ تکمیل پختگی
26042/L	47MB	خوشاب	02-12-2020

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

صوبہ میں تیلدار اجناس کی پیداوار کی بڑھوتری کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*6271: میاں مناظر حسین رانجھا: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب میں فصلات خصوصاً گندم، چاول، گنا، کپاس اور تیل دار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے کسانوں کو نئے تصدیق شدہ بیجوں کی اشد ضرورت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مقصد کے لئے پنجاب میں ایوب ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، زرعی یونیورسٹیز اور باقی اداروں کو ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے زرعی پیداوار بڑھانے میں جہاں نئے بیجوں کی ضرورت ہے وہیں In Puts یعنی کھاد اور سپرے کی بھی اشد ضرورت ہے لیکن کسان کو انتہائی مہنگے نرخوں پر یہ چیزیں دستیاب ہیں لیکن وہ بھی جعلی۔

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس انتہائی اہم اور سلگتے ہوئے مسئلے کے حل کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے چونکہ پاکستان کی ترقی کا دارومدار زراعت پر ہے۔

(تاریخ وصولی 14 اکتوبر 2020 تاریخ ترسیل 21 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں اشد ضرورت ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ زرعی پیداوار بڑھانے میں جہاں تک نئے بیجوں کی ضرورت ہے وہاں زرعی مداخل (Inputs) یعنی کھاد اور سپرے بھی بہت ضروری ہیں لیکن جہاں تک مہنگے اور جعلی زرعی مداخل (Inputs) کا تعلق ہے۔ محکمہ زراعت (توسیع) کسانوں کو ملاوٹ سے پاک کھاد مقرر کردہ نرخوں پر مہیا کرنے کے لیے کوشاں ہے کیونکہ تحصیل کی سطح پر کھادوں کی نگرانی کیلئے انسپکٹر موجود ہیں جو کھادوں کے نمونہ جات لے کر لیبارٹری بھیجتے ہیں اور غیر معیاری نمونہ جات آنے پر ڈیلروں کے خلاف FIR درج کرواتے ہیں۔ مقرر کردہ نرخوں سے مہنگی کھاد بیچنے والوں کو موقع پر جرمانہ کیا جاتا ہے ۔صوبہ پنجاب میں سال 2020ء میں غیر معیاری اور زیادہ قیمت پر کھاد بیچنے والوں کے خلاف 290 ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور -/1,29,71,300 روپے جرمانہ کیا گیا اور 3,20,028.10 کلو گرام / کھاد ضبط کی گئی جس کی مالیت -/1,71,25,922 روپے بنتی ہے۔ مزید یہ کہ کھادوں کی قیمتوں میں کمی کیلئے وفاقی حکومت کے ذریعے کوششیں جاری ہیں۔ یوریا کی قیمت میں کمی کیلئے GIDC ختم کروایا گیا ہے اور بقیہ کھادوں پر سبسڈی دی جارہی ہے۔

محکمہ زراعت محکمہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز (کسانوں کو معیاری زرعی سپرے فراہم کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ اس ضمن میں محکمہ کے 176 پیسٹی سائیڈز انسپکٹرز نے سال 20-2019 میں مختلف کمپنیوں کی زرعی زہروں کے 9316 نمونہ جات لیے جن میں سے 302 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے۔ خفیہ اطلاع پر 256 چھاپہ جات مارے گئے جس کے نتیجہ میں 3,92,697.57 کلوگرام / لیٹر غیر معیاری زرعی زہریں پکڑی گئیں جن کی مالیت -/15,93,14,184 روپے ہے اور 147 افراد کو حوالہ پولیس کیا گیا۔ 271 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔

(د) حکومت کی طرف سے مسائل کے حل کیلئے اٹھائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:

محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کا بنیادی مقصد فصلات اور پھلوں کی نئی اقسام دریافت کرنا ہے جو کہ زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں، کیڑوں اور موسمی تغیرات کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہوں۔ ادارہ ہذا ان اقسام کیلئے پیداواری ٹیکنالوجی بھی وضع کرتا ہے۔ ادارہ ہذا کے سائنسدان ان مقاصد کو پورا کرنے کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں اور ریسرچ کا یہ کام مکمل جاں فشانی کے ساتھ جاری وساری ہے۔ اپنے قیام سے لیکر اب تک ادارہ ہذا نے مختلف فصلات اور پھلوں کی 568 اقسام متعارف کروائیں۔

2019-20 میں متعارف کروائی گئی اقسام کی تعداد 58 ہیں۔ جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

#مزید براں ادارہ ہذا ان نئی اقسام کا بنیادی (Basic) اور قبل از بنیادی (Pre-Basic) بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور مختلف سیڈ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے تاکہ کاشتکار حضرات کو معیاری بیج بروقت میسر آسکے۔ سال 2019-20 میں مختلف فصلات کا 151 ٹن بیج بنا چکا ہے۔

ادارہ ہذا کاشتکاروں کو تجزیہ کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے جس کی بنیاد پر زیادہ پیداوار کے حصول کیلئے کاشتکاروں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ گزشتہ سال میں کیے گئے تجزیات کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کو فروغ دینے کیلئے سیڈ کٹس بھی مہیا کی جاتی ہے جن کی تعداد سال 2019-20 میں ڈیڑھ لاکھ رہی۔

صوبہ پنجاب میں باغات کے فروغ کیلئے بیماریوں سے پاک، صحت مند اور صحیح النسل پھلدار پودے تیار کر کے کسانوں کو فراہم کیے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال مختلف پھلوں کے 2 لاکھ پودے کسانوں کو فراہم کیے گئے۔

نئے پھلدار پودوں (چیکو، بیریز، زیتون، انجیر، ایوکیڈو، کھجور وغیرہ) پر تجربات جاری ہیں۔ اس ضمن میں عمدہ کوالٹی کی حامل غیر ملکی کھجور کی اقسام (عجوہ، امبر، خلاص، برہی، مڈجول وغیرہ) پر مقامی موسمی حالات پر تجربات جاری ہیں اور آنے والے سالوں میں کسانوں کو ان اقسام کے پودے مہیا کیے جائیں گئے۔

وفاقی حکومت کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت گندم، چاول، گنا اور تیلدار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ جات کے ذریعے کاشتکاروں کو تصدیق شدہ بیج، زرعی مشینری، جڑی بوٹی مار ادویات، زنک سلفیٹ اور دیگر مراعات سبسڈی پر فراہم کی جارہی ہیں۔

حکومت پنجاب پچھلے دو سالوں سے کپاس کا بیج -/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی پر فراہم کر رہی ہے۔ وفاقی حکومت نے پچھلے سال کرونا وائرس پیکیج کے تحت پنجاب اور سندھ کیلئے -/150 روپے فی کلو سبسڈی پر 20 لاکھ ایکڑ کے لیے کپاس کا بیج مہیا کرنا تھا جس کیلئے 2.3 بلین روپے فنڈ مختص کیا گیا لیکن فنڈز کے دیر سے جاری ہونے کی وجہ سے بیج نہ دیا گیا لیکن وہ اس سال دیئے جانے کا امکان ہے۔

وفاقی حکومت کے منصوبہ کے تحت گلابی سنڈی کے انسداد کیلئے کاشتکاروں کو اس سال ڈیرھ لاکھ ایکڑ پر پی بی روپس کیلئے
-/1000 روپے فی ایکڑ سبسڈی دی جارہی ہے۔ یہ منصوبہ دو سال کیلئے ہے اور اس کی کل لاگت 592.7298 ملین روپے ہے۔

وفاقی حکومت کی مدد سے کاشتکاروں کو سفید مکھی کے انسداد کیلئے کیڑے مار ادویات پر -/300 روپے فی پیک (4 سپرے فی ایکڑ تک) سبسڈی دی جارہی ہے جس کیلئے 300 ملین روپے فنڈ وصول ہو گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)</u>

گورنمنٹ کا ڈی اے پی کھاد پر سبسڈی دینے کے طریق کار اور زمین کی شرط سے متعلقہ تفصیلات

*6432: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کا DAP کھاد پر سبسڈی کا کیا طریق کار ہے کیسے Apply کیا جا سکتا ہے؟

(ب) کم سے کم کتنی بوری خرید سکتے ہیں۔
(ج) اگر یہ سبسڈی چھوٹے کاشتکاروں کے لیے ہے تو اس سبسڈی کو حاصل کرنے کے لیے کم از کم کتنی زمین کا مالک ہونا ضروری ہے یا زیادہ سے زیادہ کتنی زمین ہونا چاہیے۔
(د) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ صرف 5Coupons پر سبسڈی دے رہی ہے۔

(تاریخ وصولی 03 دسمبر 2020 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب کا کسان DAP اور دیگر کھادوں یعنی NP,SSP,SOP,MOP,NPK کھادوں پر سبسڈی حاصل کرنے کیلئے متعلقہ محکمہ زراعت (توسیع) کے دفتر سے اپنی رجسٹریشن کرواتا ہے۔ بعد ازاں درج بالا کھادوں کی بوری کے منہ میں آدھا اندر آدھا باہر سلائی / چسپاں Subsidy Voucher پر درج شدہ پوشیدہ نمبر کو اپنے شناختی کارڈ نمبر کے ہمراہ 8070 پر SMS کرتا ہے اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کی طرف سے واپسی تصدیقی SMS وصول کرتا ہے۔ اپنی باری آنے پر کسان کو سبسڈی کی رقم کا Transaction ID بذریعہ SMS بھیجا جاتا ہے جسے دکھا کر کسان متعلقہ Branch Less Banking Operator کے فرنچائز ڈیلر (Franchise Dealer) سے بائیو میٹرک ویریفکیشن (Bio-Matric Verification) کے بعد سبسڈی کی رقم وصول کرتا ہے۔
(ب) کسان اپنی ضرورت کے مطابق کھادیں خرید سکتا ہے تاہم مجموعی طور پر ہر کسان ایک سال میں اپنے شناختی کارڈ پر زیادہ سے زیادہ 20 بوری پر سبسڈی وصول کر سکتا ہے۔
(ج) کھادوں پر سبسڈی پنجاب کے تمام کسانوں کیلئے ہے۔ یہ کھادوں کی مقرر کردہ بوریوں کی تعداد پر دی جاتی ہے اس کیلئے زمین کا کم یا زیادہ ہونا معیار نہیں ہے۔

(د) پنجاب کے کسان اپنے شناختی کارڈ پر DAP,NP,SSP,NPK کھادوں کی 20 بوریوں جبکہ MOP,SOP کی 10 بوریوں پر سبسڈی لے سکتا ہے تاہم مجموعی طور پر ہر کسان اپنے شناختی کارڈ پر زیادہ سے زیادہ 20 بوری پر سبسڈی وصول کر سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

گندم کے بیج پر سبسڈی کے حصول کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*6433: محترمہ مہوش سلطانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کی گندم کے بیج پر سبسڈی کا کیا طریق کار ہے کیسے Apply کیا جا سکتا ہے۔

(ب) سبسڈی پر کم سے کم کتنی بوری لے سکتے ہیں۔

(ج) سبسڈی لینے کے لیے کتنی ایکڑ زمین ہونا چاہیے

(تاریخ وصولی 03 دسمبر 2020 تاریخ ترسیل 31 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب کا کاشتکار کھادوں و دیگر سبسڈیز حاصل کرنے کیلئے متعلقہ محکمہ زراعت (توسیع) کے دفتر سے اپنی رجسٹریشن کرواتا ہے۔ حکومت پنجاب رجسٹرڈ کاشتکاروں کو گندم کی منتخب اقسام اکبر 19، اناج 17-، اجالا 16-، مرکز 19، فخر بھکر، غازی 19، بورلاگ 16، پاکستان 13، زنکول 16، گولڈ 16، بھکر سٹار، فتح جنگ 16، احسان 16 اور بارانی 17 کا تصدیق شدہ بیج بذریعہ پری کوالیفائیڈ سیڈ کمپنیاں بمع 100 گرام پھپھوندی کش زہر کیلئے -/1200 روپے فی بوری (50 کلو گرام) سبسڈی دے رہی ہے۔

بعد ازاں رجسٹرڈ کاشتکار سبسڈی حاصل کرنے کیلئے اپنے موبائل فون پر شناختی کارڈ نمبر space درج بالا اقسام گندم کی بوری کے منہ میں آدھا اندر آدھا باہر سلائی / چسپاں Subsidy Voucher پر درج شدہ پوشیدہ واؤچر نمبر لکھ کر 8070 پر SMS کرتا ہے اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کی طرف

سے واپسی تصدیقی SMS وصول کر تا ہے۔ اپنی باری آنے پر کسان کو سبسڈی کی رقم کا Transaction ID بذریعہ SMS بھیجا جاتا ہے جسے دکھا کر کسان متعلقہ Branch Less Banking Operator کے فرنچائز ڈیلر (Franchise Dealer) سے بائیو میٹرک ویریفکیشن (Bio-Matric Verification) کے بعد سبسڈی کی رقم وصول کرتا ہے۔

(ب) منتخب اقسام کے 5 تھیلے برائے 5 ایکڑ ایک رجسٹرڈ کاشتکار کو سبسڈی پر مل سکتے ہیں۔

(ج) رقبے کی کوئی قید نہیں۔ صرف رجسٹرڈ کاشتکار "پہلے آئیں پہلے پائیں" کی بنیاد پر سبسڈی حاصل کر سکتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)</u>

لاہور	محمد خان بھٹی
مورخہ یکم فروری 2021	سیکرٹری

بروز منگل 02 فروری 2021 کو محکمہ زراعت کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب محمد طاہر پرویز	2777-2678-2682-4356-5730
2	سید عثمان محمود	5660-4106-4087-4083
3	محترمہ شاہینہ کریم	4273-4275
4	چودھری افتخار حسین چھچھر	5522-4867
5	محترمہ مومنہ وحید	5605-4906
6	جناب محمد ارشد ملک	5036-5022
7	جناب محمد فیصل خان نیازی	5046
8	جناب منیب الحق	5094
9	محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور	6073-5518
10	جناب ممتاز علی	5975-5835
11	محترمہ رابعہ نسیم فاروقی	5913-5912
12	محترمہ شازیہ عابد	5965-5964
13	میاں عبدالرؤف	6013
14	محترمہ عنیزہ فاطمہ	6022
15	سید حسن مرتضٰی	6053
16	چودھری مظہر اقبال	6206-6189

6249	محترمہ ساجدہ بیگم	17
6271	میاں مناظر حسین رانجھا	18
6433-6432	محترمہ مہوش سلطانہ	19